مقام اشاعت: رضوی کتب خانہ محلہ بہاری پور بریلی

الحمد للہ حمد الشاکرین

کہ

دربار رسالت (علیہ افضل التحیۃ) میں یہ عقیدت کے پھولوں کی ایک زرنگار کشتی عالی جناب سید ایوب علی صاحب رضوی نے پیش کی ہے جو گلہائے نعت سرکار رسالت اور غنچہائے منقبت اولیاء امت و مجدد دین و ملت کی بھینی خوشبوؤں سے ان شاء اللہ تعالیٰ زائرین کے دل و دماغ کی فضا کو معطر کر دے گی

مسمیٰ باسم تاریخی

باغ فردوس

۱۳۵۳ھ

معروف بہ

گلزار رضوی

بفرمائش جناب سید قناعت علی صاحب رضوی

باہتمام سید فدا حسین ہاشمی بی، اے (علیگ)

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں

چھپکر

رضوی کتب خانہ محلہ بہاری پور بریلی سے شائع ہوا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

(بدر رقم بریلوی)

قیمت فی جلد ۵ ؍

فہرست

یہی تو ہے کلیدِ باغِ فردوس

بقیہ فہرست ۴۶ پر ملاحظہ فرمائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلک پر قدسیوں میں شور ہے اللہ اکبر کا
ہوا مہماں عرب والا خدائے پاک برتر کا

ہر اک شاہ و گدا محتاج ہے تیرے پیمبر کا
زمانہ جس سے پلتا ہے وہ صدقہ ہے اسی در کا

نہ سنوائی کہیں ہوگی گنہگار و سیہ کار و
چلو بس تھام لو دامن شفیعِ روزِ محشر کا

وہیں اے تشنہ کامو تشنگی اپنی بجھا لینا
وہ دریا موج زن ہے سامنے ساقیٔ کوثر کا

قیامت میں ہمیں پل سے گزرنا اک قیامت ہے
مدد فرمائیے سرکار صدقہ آلِ اطہر کا

یہ دنیا دارِ فانی ہے جو آتا ہے وہ جاتا ہے
کہیں بھی آج باقی ہے نشاں دارا سکندر کا

عجب شہرِ خموشاں ہے عجب وحشت کا عالم ہے
اندھیرا دور کر دے ماہِ طیبہ اس نئے گھر کا

مصائب ورد ہجراں کے ابھی کافور ہو جائیں
پلٹنا پر تمھارا کام ہے میرے مقدر کا

رسولوں میں رسولِ پاک کا ہمسر نہیں کوئی
صحابہ میں ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کا

اگر ہم بھی کہیں اہلِ مدینہ ہم وطن ہوتے
تو آپ ہی بانٹ دیتے تم ہمیں حصہ برابر کا

قتیلِ خنجرِ عشقِ نبی پر کیا اثر ہوگا
عبث ہے اے عدو نوکِ سناں سے پے بہ پے چرکا

ہزاروں کافروں کو کر دیا فی النار دم بھر میں
تماشہ جاں نثاروں نے دکھایا بحرِ احمر کا

غلامانِ رضائے مصطفےٰ خائف ہو کیوں پل سے
تمھارے ہاتھ میں دامن ہے جب جامی دیاور کا

کھڑے ہیں منتظر عشّاق آ اے مالک جینے کے
کرم فرما ذرا پردہ حریمِ خاص کا سرکا

ذرا ایوب رضوی نامِ والا لے کے دیکھو تو
کہ لب بندھتے ہیں آتا ہے مزہ قندِ مکرّر کا

ہونے والا دھوم سے جلسہ ہے کل سرکار کا
بن سنور جاؤ بلاوا ہے بڑے دربار کا

اے دلِ ناشاد کچھ پاسِ ادب بھی چاہیے
ضبط۔ او ناداں۔ کر۔ بخیہ لبِ اظہار کا

آمد آمد کی خبر جس وقت طیبہ میں ہوئی
منتظر ہر ایک تھا خورد و کلاں انصار کا

شربتِ دیدار کے پیاسے کھڑے ہیں منتظر
ساقیا لجائے صدقہ اہلبیتِ اطہار کا

رحم کُن بر حالِ ما یا رحمۃ للعلمین
اب تو رہنا ہی بہت مجھپر ہجوم افکار کا

اللہ اللہ مرتبہ تیرا جتانے کے لیے
برق دم لیکر اُڑا رفرف صبا رفتار کا

کس سے ہیں تشبیہ دوں تیرے رخِ پرنور کو
چاند سورج عکس ہیں کس کا۔ ترے رخسار کا

کیا نرالے ڈھنگ کی ہے سجدہ گاہِ عاشقاں
نقشۂ محراب کھینچا ابروئے خمدار کا

ماہِ طیبہ کے مقابل مہر کا یہ حال ہے
زرد چہرہ جیسے ہو جائے کسی بیمار کا

بادشاہانِ جہاں منگتا ہیں اس سرکار کے
خم درِ والا پہ دیکھا سر ہر اک سردار کا

روح کھنچتے ہی عزیزوں نے کنارا کر لیا
اپنے جب ایسا کریں پھر کیا گلہ اغیار کا

چین سے سوتا رہے گا حشر تک لاریب وہ
مل گیا سایہ جسے مولا تری دیوار کا

جا نہیں سکتا قوافل سے کوئی فردوس میں
داخلہ جبتک نہو گا قافلہ سالار کا

لو نہ گھبراؤ شفیعِ روزِ محشر آگیا
وہ پھریرا عاصیو چمکا علمبردار کا

یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو ایوب کا
اور نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن کبھی سرکار کا

ق

گردشِ چرخ پہ الزام ہی جانے نہ دیا
بلکہ اعمال نے طیبہ مجھے جانے نہ دیا

اور پھر چرخ تو ساکن ہے یہ گردش کیسی
کیا یہ فتوائے شریعت علما نے نہ دیا

یہ وہ دربار دُرر بار ہے اللہ اللہ
ہاتھ خالی کوئی منگتا کبھی جانے نہ دیا

کونسی شے ہی نہو آپ کے جو پیشِ نظر
کونسا عیب ہی جو تمکو خدا نے نہ دیا

کشمکش میں ہوں دو ہائی ہی مدینہ والے
ہی اجل سر پہ کھڑی مژدہ صبا نے نہ دیا

ہائے اس عشق کی تشخیص کرے کیا حاذق
اس مرض میں تو کبھی کام دوا نے نہ دیا

نالۂ بلبلِ شیدا کا بُرا ہو جس نے
دلِ بیتاب مجھے راہ پہ لانے نہ دیا

ہمنے جس آگ کو سینہ میں دبا رکھا تھا
اے مدینہ کی ہوا تونے دبانے نہ دیا

عمر ساری جو کٹی لہو و لعب میں اپنی
اس ندامت نے مجھے سر کو اُٹھانے نہ دیا

خاک میں مل گئے لے خاک کے پتلے پھر بھی
اے صبا تونے انھیں خاک اُڑانے نہ دیا

جیتے جی سمجھے تھے آئیگی ہمیں قبر میں نیند
شوقِ دیدار نے پر آنکھ لگانے نہ دیا

دل کے ارمان چلے لے کے جنازہ میرا
آہ کچھ کام مری آہِ رسا نے نہ دیا

حسرتوں کو مری جانب سے کوئی سمجھادے
میں کروں کیا مجھے وقفہ ہی قضا نے نہ دیا

دُور ہی سے ہمیں تصویر دکھا کر رکھ لی
اُف نکیرین کلیجہ سے لگانے نہ دیا

قول صادق ہے کہ مُردہ ہی بدست زندہ
چلتے چلتے بھی مجھے مونھ کو چھپانے نہ دیا

دیکے چھینٹا مری تربت کی دبا دی مٹی
اب ہی الزام۔ کہوں ساتھ ہوا نے نہ دیا

روح قالب میں در آئی جو نکیرین آئے
پر سوالات کا موقع ہی رضا نے نہ دیا

تیرے ہوتے یہ زباں سے مری کلمہ نکلے
گردشِ چرخ نے طیبہ مجھے جانے نہ دیا

زائرو ترک رفاقت سے ہوا کیا حاصل
کیا مِرا ساتھ مرے آبلہ پا نے نہ دیا

خار کھاتے ہیں وہی جنکے ہیں دلمیں کانٹے
وحشتِ طیبہ میں مجھے ایک بھی پانے نہ دیا

خوب سیراب ہو دریائے کرم جوش پہ ہے
پھر نہ کہنا کہ ہمیں پیاس بجھانے نہ دیا

نار میں جاتے ہی والے تھے گنہگار۔ مگر
ہاتھ بھی تم نے فرشتوں کو لگانے نہ دیا

کونسی ایسی کشش غرب میں ہی شمس و قمر
جس نے برعکس کبھی تمکو ہے جانے نہ دیا

ہیری بیتابی تو ظاہر ہے مگر اے خورشید — ق — چین دم بھر تجھے کس چیز نے پانے نہ دیا

اور پھر تجھکو خدا عزوجل نے تو عطا کی رفعت — ق — کیا نہیں پیش نظر کیا ہے دکھانے نہ دیا

تململا کر مری جانب وہ ہوا یوں گویا — ق — تو نے افسوس مجھے راز چھپانے نہ دیا

معترف ہوں تری ہر بات سے لیکن بخدا — ق — ایک ذرّہ بھی مشیّت نے دکھانے نہ دیا

اور وہ یوں کہ ہی اس وقت مری پشت ادھر — ق — بس اسی نے تو سکوں مجھکو ہے پانے نہ دیا

کبھی ڈوبا کبھی اُچھلا کبھی تڑپا مچلا — ق — پھر بھی تقدیر نے پلٹا مجھے کھانے نہ دیا

کیا قیامت ہی قیامت نہ ابھی تک آئی — ق — قرنیں گن گن کے کٹیں رُخ کو گھمانے نہ دیا

اور بھی کوئی نہیں تو ارے ایوب ملول
غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں کیا ہاتھ رضا نے نہ دیا

مشتاقِ زیارت ہوں آقا سلطانِ جہاں محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
طیبہ کا چمن آنکھوں میں بسا سلطانِ جہاں محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نادم ہوں اپنے معاصی پر للہ کرم ہو عاصی پر
دھو ڈالیے میرے جُرم و خطا سلطانِ جہاں محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہیں اور مدینہ کی گلیاں کھِل جاتی ہیں کیوں دل کی کلیاں
کس ہونٹ سے کہوں دکھلا دو ذرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لاچار غریبوں کے والی عصیاں کی گھٹا کالی کالی
دامن میں چھپا اے ابرِ سخا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ناپاک کمینوں کو پالا کس نے پالا تم نے پالا
تم پر ہوں مرے ماں باپ فدا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہونٹ مانگی مرادیں پائیں جہاں لاکھوں منگتا شاہانِ جہاں
نادار کو بھی ٹکڑا ہو عطا سلطانِ جہاں محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اے بادِ صبا پیغام مرا از بہرِ خدا عزجلالہ پہنچا دے ذرا
کب ہوگی شہا مقبول دعا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا
کس کس کا تکیں موںھ جائیں کہاں۔ ہیں سارے براتی سرگرداں
دولھا ہے تمہارے سر سہرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ہاں اہلِ سنن ہو ملکے دعا روضہ کی طرف موںھ کرکے ذرا
چھوٹیں نہ کبھی دامانِ رضا رضی اللہ تعالی عنہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
محشر میں ہوں ہمپر سایہ کناں آمین کہو سب خورد و کلاں
بجتا رہے عالم میں ڈنکا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مسرور رہیں شیدا اِن کے مقہور رہیں اعدا ان کے
پیرانِ سلاسل رضی اللہ عنہم کا صدقہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
تصنیف رسائل ہیں جتنے۔ کافور رہیں ان سے فتنے
عالم میں رہے گھر گھر چرچا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
شائع ہوں ذخائر ہندسیہ۔ توفیقِ و فتاوئے رضویہ
مشتاق ہے مذہب حنفیہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
آنکھوں کی ضیا اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ ہیں دل کی جلا اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ
ہے سب یہ کرم آقا تیرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ہے حق عزوجل کی رضا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مرضی رضا رضی اللہ تعالی عنہ
ایوب اُسی در کا ہے گدا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

رب نے فرمادیا یہ حاکمِ دوراں ہوگا
اور سلاطین کا ہی قاسم تیجاں تاج کی جمع ہوگا
کل کسوٹی پہ کسا جاؤں تو پرواہ نہیں
ہی خریدار کھرا۔ مال نہ ارزاں ہوگا
کیا ہی نیند آئے مزے کی جو کہیں اہلِ بقیع
بستر اتیرا پسِ گورِ غریباں ہوگا

طائرِ روح یہ جس وقت قفس کو توڑا
اُڑ کے آقا ترے روضہ پہ ثنا خواں ہوگا

ترے دربار دُربار سے ہر شاہ و گدا
پرورش پائیں ادھر بھی کبھی نیساں ہوگا

میں تہیدست ہوں اور راہِ عدم ہی درپیش
پاس پروانہ رضا کا تو ارے ہاں ہوگا

ہی شفاعت کا شہا تیری زمانہ قائل
وہ نہ مانیگا کہ جس کا نہیں ایماں ہوگا

تیرے ہی سر تو شفاعت کا ہی سہرا دولھا
تو جو فرمائیگا رب کا وہی فرماں ہوگا

قدم پاک نہ رکھیں گے جناں میں مولا
نار میں ایک بھی باقی جو مسلماں ہوگا

سگِ ناکارہ ہوں مجرم ہوں سیہ کار۔ مگر
دستگیری کو مری سیّدِ جیلاں ہوگا

لعل تو[2] وہی بتولی ہیں حسن اور حسین
ویسے کہنے کو صدہا لعل بدخشاں ہوگا

مجرمو خوش ہو کہ وہ شافعِ محشر آیا
ق کیوں پریشاں ہو۔ کوئی اب نہ پریشاں ہوگا

سن کے یہ مژدہ ہر اک حالت ازخود رفتہ
ق کوئی افتاں کوئی خیزاں کوئی قرباں ہوگا

کوئی دامن پہ مچل جائیگا قدموں پہ کوئی
ق کوئی چپ محوِ لقا کوئی پشیماں ہوگا

پھر تو دریائے کرم جوش پہ آجائے گا
ق اور بے ساختہ اس طرح دُر آفشاں ہوگا

ہاں چلے آؤ بڑھے عاصیو پیچھے پیچھے
ق راستہ دیکھتا فردوس میں رضواں ہوگا

لبِ اعجاز سے یہ سن کے سیہ کاروں میں
کوئی خنداں کوئی شاداں کوئی فرحاں ہوگا

اہلِ باطل ہی نہ افسوس کرینگے اُس دم
بلکہ ابلیس بھی انگشت بدنداں ہوگا

کچھ بھی ہو لاکھ کوئی حشر میں روکے شاہا
قدمِ پاک پہ ۲ ایوب تو قرباں ہوگا

جب سیہ کاروں پہ مولا ترا داماں ہوگا
کیسے ہلکا مرا پھر پلّہ میزاں ہوگا

راہ تاریک ہی پل پر تو ہمیں کیا خطرہ
رہبری کے لیئے وہ نیرِ تاباں ہوگا

اہلسنت کے سوا غیر سے جو رسم بڑھائے
سچ تو یہ ہی کہ وہ شیطاں کا مگس راں ہوگا

وہ سخاوت میں ہیں مشہور تو میں منگتوں میں
مانگے جاؤنگا جہاں تک مرا امکاں ہوگا

اُٹھ رے دل باندھ کمر چست خبر لے چلکر — جانے کس دشت میں قاصد مرا حیراں ہوگا

گرچہ ہوں اور بھی پر دل تو یہی کہتا ہے — کوئی مجھ سا نہ زمانہ میں پُر ارماں ہوگا

ق

اُنگلیاں پنجۂ خورشید کی دیتی ہیں پتہ — کہ اسی سمت مدینہ کا بیاباں ہوگا

یہ بھی ایما ہی اگر طاقتِ پرواز ہے کچھ — مہر کے ساتھ چلو راستہ آساں ہوگا

تم نے ہوتوں کو ہنسایا ہے ہمیشہ مولا — دلِ ناشاد بھی آقا کبھی شاداں ہوگا

جس سے فریاد کرینگے نہ سُنے گا کوئی — بس فقط تو ہی گنہگاروں کا پرساں ہوگا

حرمِ پاک سے ناپاک علیہ اللعنۃ — دور کمبخت یہ کب نجد کا شیطاں ہوگا

لو حسین ابن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگئے مقتل میں حضور — ہائے اب کیسا یہاں گنجِ شہیداں ہوگا

عندلیبو کتبِ عشق کا عالم ہوں میں — اور لیا تم نے فقط درسِ گلستاں ہوگا

کب وہ دن آئیگا مولا کہ غبارِ طیبہ — میرے چہرہ پہ مَلا چاک گریباں ہوگا

نقدِ جاں دیکے عزیزوں سے کنارہ کرکے — آ بسا قبر میں۔ کب دید کا ساماں ہوگا

اے جنوں حد سے نہ بڑھ ہوش سے مدہوش نہو — ورنہ دامن ہی رہیگا نہ گریباں ہوگا

ایک تو ویسے ہی چھلنی ہے کلیجہ میرا — نہ بھڑک جائے کہیں آگ چراغاں ہوگا

عندلیبانِ چمن تمکو مبارک گلشن — ہمسے آباد تو اب شہرِ خموشاں ہوگا

اب تو ایوب کا لبریز ہے پیمانۂ صبر
لے بلا ساقیٔ کوثر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ترا احساں ہوگا

سیدِ ابرار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جلوہ قریب آگیا — کاشفِ اسرار کا جلوہ قریب آگیا

احمدِ مختار کا جلوہ قریب آگیا — پرتوِ ستار کا جلوہ قریب آگیا

(صلی اللہ علیہ وسلم)
معصیت کوشو چلو منھ نہ چھپاؤ بڑھو — اپنے مددگار کا جلوہ قریب آگیا

غافلو ہشیار ہو خواب سے بیدار ہو — مہرِ ضیا بار کا جلوہ قریب آگیا

ظلمتیں زائل ہوئیں۔ رحمتیں نازل ہوئیں — بقعۂ انوار کا جلوہ قریب آگیا

کیوں ہو پریشان حال۔ ہوتا ہی کیوں خستہ حال
دفن ہیں تعجیل ہو کچھ نہ قال و قیل ہو
بولے نہ بولے کوئی پوچھے نہ پوچھے کوئی
آئی نسیم بہار۔ دشت ہوئے لالہ زار
اوّلین و آخرین جس کے ہیں زیر نگیں
مرحبا صلّ علےٰ مرحبا صلّ علےٰ
برج گرے کسروی۔ بھی بتوں میں تھرتھری
بادشاہِ دو جہاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آتا ہے با عز و شاں
دفعۃً آئی ندا۔ ہاں بڑھو زیر لوا

مونس و غمخوار کا جلوہ قریب آگیا
طیبہ کے دربار کا جلوہ قریب آگیا
اپنے طرفدار کا جلوہ قریب آگیا
مژدہ ہو سرکار کا جلوہ قریب آگیا
اُس سپہ سالار کا جلوہ قریب آگیا
خلق کے سردار کا جلوہ قریب آگیا
دافعِ اشرار کا جلوہ قریب آگیا
وقت ہے اذکار کا جلوہ قریب آگیا
لو علم بردار کا جلوہ قریب آگیا

ہے قریں ایوب اب شاہِ دیں محبوب رب
اُٹھو خریدار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ قریب آگیا

ارمان بھرے دل سے ارمان اُٹھا کرنا
ہو خیر تری داتا منگتا کا بھلا کرنا
لاکھوں چلے آتے ہیں لاکھوں لیے جاتے ہیں
موتھ اپنے خزانوں کے کھلوا دیے منگتوں پر
وہ شافعِ محشر ہیں۔ میں بندۂ ناکارہ
بلوا لو مدینہ میں۔ بلوا لو مدینہ میں
ملجائے مدینہ کی جاروب کشی قاصد
مرقد میں تن تنہا منہ ہوش ہی سودائی
رہ رہ کے بلکتا ہوں بادشہ بطحا میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہنسکر یہ کہا اُس نے۔ اُٹھ سوئے مدینہ چل

رہ رہ کے تصوّر میں جاں اپنی فدا کرنا
دیتا ہوں صدا کب سے للہ عطا کرنا
خیرات تری داتا دن رات بٹا کرنا
سرکار کی عادت میں داخل نہیں لا کرنا (بھی نہیں)
واں عفو و عطا کرنا۔ یاں جرم و خطا کرنا
رہ رہ کے یہی رٹ ہی بس اب تو رٹا کرنا
کونین کے دولھا سے یہ عرض ذرا کرنا
گیسوئے معنبر کی تربت سے ہوا کرنا
اے عشق بتا تو ہی اب چاہیے کیا کرنا ق
قدموں میں رہا کرنا۔ ہاں چاہیے فدا کرنا

بہہ جائیں نہ چشمے ان چشموں سے کہیں ساقی
پچھتائیں نتیجہ کیا۔ خود کردہ را علاج نیست
سرکار مدینہ کے ہوتے ہوئے او ناداں
بیمار محبّت ہوں تدبیر سے کیا ہوگا
ملتے بھی نہ طیبہ سے یہ شمس و قمر لیکن
اس قوس خدا[1] میں ہی کیا راز سمجھتے ہو
ناشاد دل مضطر کیوں جان کھپاتا ہے
کل روز قیامت میں دل کھو لکے جی بھر کے
سکرات کا عالم ہے احسان کرو اتنا
اے موت دم نزع دم لے کہ دم واپس
اے مرغ قفس تو نے کچھ بھی نہ رفاقت کی
اور اس پہ ترا ظالم یوں کہنا۔ ملیں گے پھر
میں نے کہا سننا جا۔ بولا کہ نہیں مہلت
عرفات[2] چلے حاجی یہ شب ہے شب عرفہ[3]
ان گیسوئے مشکیں کا سودا ہے اگر سر میں
اب آپکے ہی سر ہے یہ میری ڈھلی بگڑی
لاچار کی میت ہے۔ نادار کی میت ہے
مجرم کو نہ شرماؤ۔ موںھ دیکھ کے کیا ہوگا

لو یاد پھر آیا وہ کوثر کا عطا کرنا
کیا ہائے کیا ہم نے کیا چاہیے تھا کرنا
فریاد ہوا اور وں سے۔ اُن سے ہی کہا کرنا
نے سود دوا کرنا نے کارِ دعا کرنا
مکتوب ازل سے تھا چکر میں رہا کرنا
یہ بابِ شفاعت ہی سرکار کو وا کرنا
ق نامِ شہ والا کو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر روز جپا کرنا
دیدارِ نبی کرنا۔ دیدارِ خدا عزوجل کرنا
دو بوند ہی ٹپکا دو زمزم ابھی لاکر۔ نا
دم بھر کو وہ آئیں گے قدموں میں فنا کرنا
ق یوں چھوڑ چلا تنہا۔ لازم تھا وفا کرنا
ق یہ سارے گِلے شکوے کل روزِ جزا کرنا
میں نے کہا اِک لحہ۔ بولا کہ بکا کرنا
بیدار ہوا ے غافل کچھ ذکرِ منے کرنا
وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰے اے دل تو پڑھا کرنا
عاصی کو سزا دینا یا صاف رہا کرنا
احباب ذرا دل سے بخشش کی دعا کرنا
پیوند زمیں کردو کیا اس کے سوا کرنا

[1] قوس خدا یعنے قوس قزح قزح شیطان کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس لیے حدیث میں قوس خدا فرمایا ہے ۱۲ منہ
[2] یہ مقام درمیان مکہ مکرمہ و عرفات کے واقع ہے اور جہاں شب عرفہ حجاج گزارنے اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں ۱۲ منہ
[3] شب عرفہ وہ شب جس کی صبح کو حج ہوتا ہے ۱۲ منہ

عاصی کے معاصی کو دھو ڈال مرے مولا
اور قبر مری روشن اے بدر دجےٰ کرنا

اے شوقِ دلی خوش ہو آیا وہ عرب والا
موقوف کر اب رونا اور آہ و بکا کرنا

کیوں پھول چڑھاتے ہو مجھکو ہی فقط کافی
یہ بوئے وفا میری تربت سے اُٹھا کرنا

ق
محشر میں تھکی ہاری مخلوق پکارے گی
کبتک ہی مقدر میں ہونہ سب کا تکا کرنا

ق
ایک ایک سے رو رو کے دکھ درد سُنا آئے
اب کس سے کہیں جاکر امداد ذرا کرنا

اُس وقت ندا ہوگی ہیں شافعِ محشر ہم
یہ کام تو میرا ہے - فریاد سُنا کرنا

ایوب علی رضوی تو کلبِ رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوکر
خائف ارے محشر سے - یوں حشر بپا کرنا

مرا حامی مرا مشکلکشا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرا حاجت روا عقدہ کشا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مرے احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یعنی مرے مولا کا ہے مولا
مرے پیارے نبی کا لاڈلا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہزاروں بیکلوں کی کل ہزاروں بیکسوں کا بس
ہزاروں گمرہوں کا رہنما بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لگی ہے بھیڑ کوچہ میں ہزاروں بے نواؤں کی
وہ آیا جھومتا ابرِ سخا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خدا (عزوجل) نے کیسی سرکاریں عطا فرمائیں رحمت سے
حضور اچھے میاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہلِ ولا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اُسے کیا خوفِ محشر جسکے سر پر سایہ گستر ہوں
جنابِ آلِ رسول - احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) - بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بھٹکتا پھر رہا ہوں چارسو مقصود کی خاطر
اُڑا لیجا جہاں ہے اے صبا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قیامت میں مجھے وزنِ عمل کا خوف ہو توبہ
سرِ میزاں مدد پر ہے تُلا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نہ جی لگتا ہے گلشن میں نہ بوئے گل خوش آتی ہے
بسا ہے میری نظروں میں مرا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دلِ مضطر نہو مایوس لا کشکول جلدی سے
لے سُن لے دے رہا ہے کیا ندا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ارے ایوب رضوی تو سگِ ناکارہ ہے کس کا
تری رسوائی چاہے گا بھلا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صبا رے پیا ر کل رے موری چھائے منڈیا - جاؤں تورے بلہار رے موری چھا دے منڈیا

کلیر والے جگ اُجیارے۔ گاؤں میں توری ملہار رے موری چھادے منڈیاؔ

گھر گھر آئے کرم کے بدرا۔ کیجو کرم کی بار رے موری چھادے منڈیاؔ

بات جو اِن ج ماس نہ پوچھی کھاؤں گی ٹھاڑی پچھاڑ رے موری چھادے منڈیاؔ

جنگل جنگل نگر نگری۔ ڈھونڈھ پھری سنسار رے موری چھادے منڈیاؔ

آئی ہوں دوارے ہاتھ پسارے سُن لے موری پکار رے موری چھادے منڈیاؔ

برہا کی ماری دیر سے ٹھاری۔ پیار سے لے چمکار رے موری چھادے منڈیاؔ

گھر دَر سگرا جس بن بسرا۔ کون کرے پھر پیار رے موری چھادے منڈیاؔ

نیا اُدھر میں ایک نجر میں کردے بیڑا پار رے موری چھادے منڈیاؔ

دجوی ؒ بیراگن ہی جنکی۔ واکو ملن سے عار رے موری چھادے منڈیاؔ

آج دولھا بنا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — شاہ احمد رضا۔ شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گلشن پُرفضا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — بلبل خوشنوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو نے جو کچھ کہا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وہ ہوا پر ہوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا — کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہلسنّت پہ ہے بارِ احساں ترا — نائبِ مصطفےٰ شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آستانہ ترا چھوڑ جائیں کہاں — تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مجھکو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا — واہ کیا ہی عطا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا غرض دربدر مارے مارے پھریں — جب ترا در ہے وا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیرے مشتاق نادیدہ ہیں سیکڑوں — محوِ حسنِ لقا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہمکو خبر — تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک میں کیا ہزاروں ہیں شیدا ترے — بندگانِ خدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پوچھے اللہ والوں سے رتبہ ترا — مرحبا مرحبا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سچ تو یہ ہی کسوٹی ہی ایمان کی — ہیں کھرے سے کھرا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہم سے کھوٹوں کو پوچھے نہ پوچھے کوئی — پوچھے آقا مرا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

گھنگھٹا گھنگھٹا کر حسد میں مریں — تیرے دشمن سدا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کوئی منصور اعدا میں ہو کس طرح — شیر شبیر خدا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

گل ہزاروں کھلے گلشن دہر میں — پھول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کشتی عمر گرداب میں ہے پھنسی — اے مرے ناخدا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کوئی مونس نہ غمخوار و اعسرتا — پار بیڑا لگا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی — گر کرم ہو ترا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پوچھنے کیا فرشتو ہو حسن عمل — ہے یہاں کیا سوا شاہ احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا

جسے جلوہ نظر آیا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) — دل وجاں سے ہوا شیدا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عجم میں دھوم ہے کس کی شہ احمد رضا خاں کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) — عرب واصف ہوا کس کا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مرادیں دل کی بر آئیں تمنائیں نکل جائیں — ابھی ہو جائے گر ایما امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہمارے درد ہجراں کا مداوا ہے فقط اتنا — نہ ہو دم بھر جدا نقشا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہماری کم نصیبی رہ گئے یاں ٹھوکریں کھاتے — بلاوا آ گیا تھا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نہیں یارائے فرقت دفن میں تعجیل ہو یارو — کہ ہے پیش نظر جلوا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بڑی مدت میں مر مر کر ہوا دن آج یہ حاصل — سر بالیں ہوا پھیرا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

رضا اپنے غلاموں کو لیے جب پل سے گزرینگے — تو ہوگا شور اک برپا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لوائے الحمد کے نیچے جگہ ہم کو ملے یارب — کریں دل بھر کے نظارا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قیامت میں مفر کی منکر و تدبیر کیا سوچی — کہ ہوگا گھونٹا گوڑا امام اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ندا ہوگی۔ غلامانِ رضا رضوان سے یوں کہدیں
ملا ہی ہمکو پروانہ امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جماعت اہلسنت زور سے نعرہ لگائے گی
ہمارے مالک و مولا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہزاروں اعلیٰ حضرت بنگئے پردہ کیا جس دم
مگر پایا نہ ہم پایہ امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ق

کفِ افسوس مل مل کر وہابی کہہ رہے ہونگے
نہ مانا ہائے کل کہنا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اُسی کا یہ نتیجہ ہے اُسی کا ہے یہ خمیازہ
کہ نکلتے بگڑ گئے چہرا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سمجھ لو نام لیوا ہی عقیدہ اہلسنت ہی
کہ جس کے دل میں ہی طغرا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ملے صبر و قناعت کا نہ کیوں حصہ تجھے رضوی
کہ تو ایوب ہی۔ بندہ امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے مرے ملجے شاہ احمد رضا
پیاری صورت دکھا شاہ احمد رضا
رُخ سے پردہ اُٹھا شاہ احمد رضا
میری آنکھوں میں آ شاہ احمد رضا
میرے دل میں سما شاہ احمد رضا

سلسلہ ہی زبردست غالب ترا
کب حجابات اُٹھائیگا حاجب ترا
نور کا ایک پتلا ہے قالب ترا
تو ہے مطلوب میرا میں طالب ترا
چاہیے اور کیا شاہ احمد رضا

مقتدی کل جو تھے مقتدا آج ہیں
تیرے ہمسر دیتے تجھے باج ہیں
منتہی استفادہ کے محتاج ہیں
تاج سر کا بنا ہیں جو سر تاج ہیں
تیری نعلین کا شاہ احمد رضا

یہ دعا ہے بدرگاہِ عالی مقام
فقہائے عجم ہیں ہے مشہور نام
زیرِ سایہ رہیں حشر میں سب غلام
علمائے عرب نے بنایا امام
اے مرے پیشوا شاہ احمد رضا

کچھ تو للہ فرمان فرمائیے
نام لیوا پہ احسان فرمائیے

نگہِ لطف ذی شان فرمایئے
مشکلیں میری آسان فرمایئے

میرے مشکلکشا شاہ احمد رضا

روح قالب میں ہیبت سے تھرا گئی
ناخدا لے خبر جان پر آ گئی
ناہوا غرق ہوا آ کے ٹکرا گئی
ناؤ منجدھار میں آ کے چکرا گئی

ہاتھ دے میں چلا شاہ احمد رضا

ہائے ایوب آنسو بہا کر کہے
پاک قدموں پہ سر کو جھکا کر کہے
داستانِ الم گڑگڑا کر کہے
اپنے دُکھ درد کو قیس جا کر کہے

کس سے تیرے سوا شاہ احمد رضا

آئی بھرے دربار رے برکاتی دولھا
لائی لگر سرکار رے برکاتی دولھا
انگنا بہاروں رنگ رچاؤں
گاؤں گی میں تو ملہار رے برکاتی دولھا
کھیون ہارے راج دولارے
کردے بیڑا پار رے برکاتی دولھا
باٹ تکت ہیں سگری سکھیاں
درس دکھا سرکار رے برکاتی دولھا
جنگل جنگل ۔ نگری نگری
ڈھونڈھ پھری سنسار رے برکاتی دولھا
رس بھری بتیاں یاد آوت ہیں
بول سُنا دو چار رے برکاتی دولھا
ہم کو تو بالم تم ہی اکیرے
ہم جیسے تمرے ہجار رے برکاتی دولھا
سکھیاں گن گن پار اُتر گئیں
ہم ٹھرے اُر یار رے برکاتی دولھا
آلِ رسولی باگ سے چُن کر
لائی ملنیا ہار رے برکاتی دولھا
نوری میاں کے نور سے رم جھم
نور کی برسے پھوار رے برکاتی دولھا

رضوی تمہارے پیّاں لاگے
(یعنی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ)
پیارے رضا چمکار رے برکاتی دولھا

پیارے رضا موری بھر دے گگریا
اچھے رضا موری بھر دے گگریا

نینناں ملوں تورے پیاں پڑوں میں
بھیج نہ جائے کہیں موری چندریا
بلہاری جاؤں پیا۔ ڈاروں گلے بیاں
سئیاں میں تورے پیاں دھو دھو پیوں گی
چوماسی کالی کالی بلما ہیں رتیاں
گروا میں ڈاروں تورے پھولوں کے گجرے
سکھیاں تو پیرے بدریا بھر بھر لے گئیں

راج کنور وا موری بھر دے گگریا
چھائی بدریا موری بھر دے گگریا
بانکے سہیّا موری بھر دے گگریا
بھر دے گگریا موری بھر دے گگریا
پیارے چندرما موری بھر دے گگریا
واری میں دولھا موری بھر دے گگریا
دن مُندرنے آیا موری بھر دے گگریا

رَجوی ہی تھاری رجوا آس لگائے
دور نگریا موری بھر دے گگریا

اچھے رجا کی میں لائی ہیں لائی سکھی پیاری گگریا
چرنوں میں لپکے میں آئی ہیں آئی سکھی پیاری گگریا
پریم گھٹی کا مدوہ بھرن کو سنہرے پیا کی سجائی سجائی سکھی پیاری گگریا
پورب پچھم اُتر دکھن سگرے نگر میں پھرائی پھرائی سکھی پیاری گگریا
لاکھ جتن بیری کر ڈارے۔ مورے تو من کو لُبھائی لُبھائی سکھی پیاری گگریا
آج جسے پینا ہو پی لے کل نہ ملیگی دوہائی دوہائی سکھی پیاری گگریا
جھل مل جھل مل ہنگھٹوا سے بلما کے دوار لے لو آئی لو آئی سکھی پیاری گگریا
رجوی سبیل یہ راج کنور کو رجوی نے خوب سنائی سنائی سکھی پیاری گگریا

اعلیٰ حضرت اعلیٰحضرت جسکا عرب عجم متوالا

چور ٹھگوں نے بھولی بھیڑ دو۔ شور نگر میں مچایو
سونے والو جاگتے رہیو۔ پیر رہا رکھوالا

اعلیٰحضرت اعلیٰحضرت جسکا عرب عجم متوالا

دین ہی پاس تو مال دھنی ہی نہیں تو ہے ناکارو پیارے نبی کے پیارے بندو چھٹے نہ اللہ والا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
جب نے بنائے بنتی دیکھی جھوٹ سفید بکھانو مردودوں کو لاج نہ آئی کہا بھی کسکا ٹالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
کا سے کہوں میں ای جگ داتا۔ پی کو دیس بسایو اناپنا میں اتنا جانوں وہی بریلی والا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
کس نے جگ میں دھوم مچائی۔ دھرم بھرم رکھ لینو لو پہچانو دھرتی والو۔ وہی ہے دیکھا بھالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
الٹی خاک پڑے گی سر پہ۔ چندرما پہ نہ ڈارو وا سے لاکھ لڑائی ٹھانو۔ پھیلو گھر گھر ہے اجیالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
مارہرہ سے جل تھل بھر نے۔ بادر جھوم کے آیو آؤ نہاؤ نکھر لو سکھیو۔ لگو برسنے جھالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
واری میں بغداد کے مالی۔ کیسو باگ لگایو رنگ برنگ کی پھلواری میں ہر سو مہیں ہو گل لالہ	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
دھوی گگر لو آئی سکھیو۔ مِلکے ڈھنڈورا پیٹو باٹ نہ ہمری روکے کوؤ۔ پڑوہے کانن بالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
مارہری ساگر سے بھر کے سرکار کی آئی گاگریا سکھین نے سگری نگری کو درشن کروائی گاگریا	
	رجوا احمد نگری والے بلما جیلان بستی والے کرپا سے رجا کی سج بن کے چرنن میں لائی گاگریا

رُت آئی بہار کی باگن میں پرے بدرا برا گن نے
کچی کچی کلیاں جن کے سایئں کی سجائی گاگریا

ہر پھول نرالو البیلا چن چن کے چنبلی اور بیلا
گجروں سے لدی مالنیانے دولھا کی اُٹھائی گاگریا

ہیں جاگ میں دھوم مچاؤنگی جی بھر کے ترانے گاؤں گی
مت روک پپیہے تو بھی گا مورے من بھائی گاگریا

لاہی تانے کیوں سوت ہی کیا بات بھئی نا بولت ہی
ای راج کنور راجی ہو جا پر جانے چڑھائی گاگریا

برکھا کی کالی رتین میں اور اپنے گرو کے چرنن میں
جوگن نے جھوم کے لہرے میں کیا خوب ہی گائی گاگریا

جھم جھم پنگھٹ سے آوت ہی چل آل رسولی لاوت ہی
مہاراج کو ڑیاں کھولو تو دجوی بھر لائی گاگریا

ای سنیوں کے پیشوا حامد رضا حامد رضا
اعدا پہ ہی تیغ قضا حامد رضا حامد رضا
چشم و چراغ اصفیا شمع جمال اتقیا
تاریکیاں ہیں ہر طرف اللہ کر دے بر طرف
گھر گھر ترا افسانہ ہی ہر دل ترا دیوانہ ہے
صورت ہی نورانی تری بہتر ہی لاثانی تری
بنگال تیرا مجرائی مشتاق تیرا ابھی
ہندوستاں میں دھوم ہی کس بات کی معلوم ہی
سمجھے تھے کیا اور کیا ہوا ارمان دل میں رہ گیا

کیا نام ہی پیارا ترا حامد رضا حامد رضا
احباب کی ہی تو بقا حامد رضا حامد رضا
ممتاز خاصان خدا حامد رضا حامد رضا
ای آفتاب پُر ضیا حامد رضا حامد رضا
اے جان عبد المصطفٰے حامد رضا حامد رضا
طینت ہی تیری مرحبا حامد رضا حامد رضا
پنجاب پروانہ ترا حامد رضا حامد رضا
لاہور میں دولھا بنا حامد رضا حامد رضا
تیرے ہی سر سہرا رہا حامد رضا حامد رضا

جلتے رہیں گے حاسدیں تیرے ہمیشہ بالیقیں
پھولے پھلے گا تو سدا حامد رضا حامد رضا

ایوب قصہ مختصر آیا نہ کوئی وقت پر
تیرے مقابل منچلا حامد رضا حامد رضا

اے سرورِ ہر دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب
تمسا نہیں ہے دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم بادشاہِ دوجہاں تم بانیٔ ارض و سماں
تم مظہرِ ذاتِ خدا ماہِ عجم مہرِ عرب

سب اولین و آخریں ہیں تیرے ہی زیرِ نگیں
تو نائبِ ربّ العلیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

تم رحمۃ للعلمین تم ہی شفیع المذنبیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تم خاتمِ کل انبیا ماہِ عجم مہرِ عرب

مختارِ کل تو ہی تو ہے سردارِ کل تو ہی تو ہے
کونین پر قبضہ ترا ماہِ عجم مہرِ عرب

قسمت چمک جائے مری گر ہو تری جلوہ گری
نورِ ظہورِ کبریا ماہِ عجم مہرِ عرب

یا رحمۃ للعلمیں درباں ترے روح الامیں علیہ السلام
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

تنہا ہوں کالی رات ہے بس تیری ہی وہ ذات ہے
دم بھر میں کر دے چاندنا ماہِ عجم مہرِ عرب

تاریک ہے راہِ عدم ڈرتا ہوں میں رکھتے قدم
بس ہے ترا ہی آسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

ہو ظلمتیں زائل ہوئیں اب رحمتیں نازل ہوئیں
شکرِ خدا تاباں ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

اے دافعِ حملہ بلا سے مرے رد کر بلا
صدقہ شہیدِ کربلا ماہِ عجم مہرِ عرب

اے غوثِ شمس و قمر کب تک پھروں میں دربدر
کس سے کہوں تیرے سوا ماہِ عجم مہرِ عرب

مغموم کے فریاد رس مظلوم کے اے دادرس
میری بھی سن لے التجا ماہِ عجم مہرِ عرب

حاضر ہیں لاکھوں تشنہ لب کوثر پہ اے محبوبِ رب
سیراب کر دے ساقیا ماہِ عجم مہرِ عرب

گرمی سے جب بھڑکیں بدن محشر میں ہوں سایہ فگن
احمد رضا غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ماہِ عجم مہرِ عرب

اے سونے والے خبر لے ہو گئی اب تو سحر
ہشیار ہو طالع ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

جس دل میں تیری یاد ہو کس طرح وہ ناشاد ہو
بیشک ہو تو جلوہ نما ماہِ عجم مہرِ عرب

اُس نور کا تو نور ہے جس نے جلایا طور ہے
پھر کیوں نہ ہو دل کی جلا ماہِ عجم مہرِ عرب

مہ ہو گیا شق ایکدم سورج پھرا اُلٹے قدم ۔۔۔ واللہ کیا ہے و بدر یہ ماہِ عجم مہرِ عرب

پتلی نہیں تارا ہی یہ سیاہی نہیں سایہ ہی یہ ۔۔۔ تیرا شہا اے ہیں فدا ماہِ عجم مہرِ عرب

جو دل ترا مانوس ہی ایمان کا فانوس ہے ۔۔۔ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم

سب مقتدی تو مقتدا سب ملتجی تو ملتجےٰ ۔۔۔ تو مبتدا تو منتہےٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

ایوبؔ رضوی کی دعا اس کے سوا کیا ہو بھلا
چھوٹے نہ دامانِ رضا ماہِ عجم مہرِ عرب

سُنیگا کون مری التجا حبیب لبیب ۔۔۔ بجز تمھارے شفیع الوریٰ حبیب لبیب

بھکاریوں کی ہی گنتی نہ تاجداروں کی ۔۔۔ تمھارے در پہ ہی میلہ لگا حبیب لبیب

کوئی ہی نالہ کُناں اور کسی کے لب پر آہ ۔۔۔ کوئی ہی چُپ کوئی محوِ لقا حبیب لبیب

کوئی ہی گوش بر آواز یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ اُٹھے کسی کے ہیں دستِ دعا حبیب لبیب

گناہگاروں کی محشر میں لاج رکھ لیتا ۔۔۔ کہ آپ ہی تو ہیں مشکلکشا حبیب لبیب

بھٹکتے پھرتے ہیں اہلِ غرض قیامت میں ۔۔۔ غرض کسے ہی تمھارے سوا حبیب لبیب

ملوک ہی نہ رگڑتے ہیں سر ترے در پر ۔۔۔ ملک ہیں ناصیہ فرسا سدا حبیب لبیب

عرب کے چاند ادھر ہیں مرا سفینہ ہے ۔۔۔ لگا دے ہاتھ مرے ناخدا حبیب لبیب

خزاں کا نام و نشاں بھی رہے نہ پھر باقی ۔۔۔ جو تیرے کوچے سے آئے صبا حبیب لبیب

خدا کی شان ہی اک وہ جو بامراد ہوئے ۔۔۔ اور ایک ہم ہیں کہ آئی ندا حبیب لبیب

مرے کریم ادھر بھی ذرا کرم کی نظر ۔۔۔ کہ ہر گدا کا ہی تو آسرا حبیب لبیب

صفیں درست کرو بینوا و پڑھ لو درود ۔۔۔ کہ آنیوالا ہے کانِ سخا حبیب لبیب

گدا نواز ہے دربار مانگ لے ایوبؔ
کشادہ تجھ پہ ہے بابِ عطا حبیب لبیب

حبیبِ خدا آفتابِ رسالت ۔۔۔ مدینہ بلا آفتابِ رسالت

جدھر تیرا لطف و کرم ہو گیا ہے
دیا جگمگا آفتابِ رسالت

دلوں کی سیاہی مٹاتا ہے دم میں
تصوّر ترا آفتابِ رسالت

مہ و مہر میں نور آیا کہاں سے
ہے صدقہ ترا آفتابِ رسالت

ضیا باریاں چار جانب ہیں کس کی
تمھاری شہا آفتابِ رسالت

تجھے سب ہے روشن تجھے سب عیاں ہے
مرا مدعا آفتابِ رسالت

امنڈتی چلی آ رہی ہیں گھٹائیں
فنا کر فنا آفتابِ رسالت

یہ کس کی صدا آ رہی ہے لحد سے
جھلک دے دکھا آفتابِ رسالت

ستاروں کے جھرمٹ میں تو ماہِ تاباں
رُسل میں ہوا آفتابِ رسالت

شعاعیں سرِ پل پہ آئیں کدھر سے
چمکتا ہے کیا آفتابِ رسالت

چھٹا ابرِ رحمت سے کالک جبیں کی
کھڑے ہیں گدا آفتابِ رسالت

ابھی رو سیاہوں کا مونھ ہو اُجالا
پڑے گر ضیا آفتابِ رسالت

کرے التجا کس سے ایوب رضوی
مری ملتجے آفتابِ رسالت

کس شہنشاہ کی آمد ہے صبا آج کی رات
کیوں براہیم ہیں کعبہ ہے جھکا آجکی رات

کس سخی کا ہے یہ کاشانۂ اقدس یارو
آسر اٹکتے ہیں ہر شاہ و گدا آجکی رات

ایک علم شرق دوم غرب سوم کعبہ پہ
نصب جبریل امیں نے ہے کیا آجکی رات

قصر کسریٰ کے گرے برج یکایک کیسے
کیوں ہے شیطان پہاڑوں میں چھپا آجکی رات

ظلمت کفر مٹی تخت شہا ہیں اُلٹے
سارے اصنام ہیں لرزہ ہے پڑا آجکی رات

بحر و بر سنگ و شجر حور و ملک جن و بشر
سب کے سب کس کے ہیں محوِ لقا آجکی رات

سادہ تو وادی ہوا اور سماوہ دریا
کیسی بدلی ہے زمانہ کی ہوا آجکی رات

اے نسیم سحری کچھ تو سنا دے مژدہ
ق کس گلستاں میں گزاری ہے بتا آجکی رات

دلِ عشاق کو بیتاب کیے دیتی ہے
آج افلاک سے کیا ٹوٹ پڑینگے انجم
غیرتِ شمس و قمر کون ہی آنے والا
ہی فلک نور فشاں فرش زمیں بقعہ نور
کس طرف سے یہ نقیبوں کی صدا ئیں آئیں
دھوم یہ آمنہ خاتون کے گھر ہے کیسی
تھے ابھی گوش برآواز کہ آواز آئی

بخدا یہ تری مستانہ ادا آجکی رات
ان کو کس ماہ کا ہی شوقِ لقا آجکی رات
جگمگا جس نے خدائی کو دیا آجکی رات
جھومتا وجد میں ہی عرشِ علیٰ آجکی رات
مرحبا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ آجکی رات
کچھ پتا تجھکو ہی اے بادِ صبا آجکی رات
جلوہ فرما ہی محبوبِ خدا آجکی رات

پڑھ لے ایوب کھڑے ہوکے صلاۃ اور سلام
تو اگر چاہتا ہی رب کی رضا آجکی رات

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامئ سنت اعلیٰ حضرت
چشمِ تمنا محوِ سراپا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

کس سے کریں فریاد فدائی مالک و مولیٰ تیری دہائی
تیرے سوا ہے کون ہمارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سارے براتی ہیں سرگرداں کون غریبوں کا ہے پرساں
مشکلیں حل کر قادری دولہا حامی سنت اعلیٰ حضرت

بھیک سدا ہو جو مانگی پائی دیر ہی کیوں اس بار لگائی
ہیرے کریم سخی ان داتا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کچھ کچھ ہوئے کباب سی آئی آہ پھنکا تیرا سودائی
دل کی لگی کو بجھا دے مولا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کب سے کھڑے ہیں ہاتھ پسارے بندہ نواز گدا بیچارے
اب تو کرم ہو جائے خدارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

روز بروز ہی ابتر حالت حامی دیں ہے وقتِ حمایت
اُٹھیے مدد فرمایئے آقا حامی سنت اعلیٰ حضرت

دین کی نوبت ایسی بجائی جھوم رہی ہے ساری خدائی
لہرا اُستادے ترے پھریرا حامی سنت اعلیٰ حضرت

لطف و کرم فرمانے والے کب سے گدا کرتے ہیں نالے
تو نے کبھی نہیں ٹالا بالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کس سے بیاں ہوں تیرے مناقب کسکی سمجھ میں آئیں مراتب
شان ہے تیری ارفع و اعلےٰ حامی سنت اعلیٰ حضرت

ملفوظات احکامِ شریعت۔ مکتوبات بہارِ شریعت
پند و نصائح تیرے وصایا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سر پہ نبی کا تاج نیابت بر میں شاہانہ قادری خلعت
رُخ پہ ترے حنفیہ سہرا حامی سنت اعلیٰ حضرت

قادریوں کی آنکھ کا تارا۔ رضویوں کا ملجا ماوے
اہلِ سنن کے گھر کا اُجالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

آؤ نہالو حلقہ بگوشو میل کو دھولو خوب نکھر لو
رحمتِ حق کا ہے فوّارہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

مانا عرب نے تجھکو یگانہ گایا عرب نے تیرا ترانہ
مانے ہے تجھکو سارا زمانہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

ثانی اذاں بیرونِ مسجد۔ جمعہ کو دلوائی مجدد
سنت مُردہ کر دی زندہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

چیخ پڑے چوٹی کے دہبڑے پھاڑ دیے ہر ایک کے جبڑے

خنجرِ حق کیا خوب چلایا حامی سنت اعلیٰ حضرت

طیبہ ہزاروں جاکے پھر آئے ہم بھی ہیں بیٹھے آس لگائے
دیکھیے کب تک آئے بلاوا حامی سنت اعلیٰ حضرت

چل دیے کرکے دفن اعزا ہو گئے رخصت سارے احبّا
اب ہاں فقط تیرا ہی سہارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

پھیل رہی ہے کیسی ضلالت جلوہ دکھا اے شمعِ ہدایت
کر دے خدارا جگ میں اُجالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

وقتِ سفر وہ جگر اڑتیس ہے تاریخ صفر کی پچیس ۲۵
جمعہ کے دن دنیا سے سدھارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

فانی فی اللہ باقی باللہ چشم کرم ایوب پہ للہ
مرشدِ برحق قبلہ و کعبہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں غوث الاغواث[۱] — ڈوبی ناؤ ونکو ترا دیتے ہیں غوث الاغواث
بیر بگڑے کار کی سُنتے ہیں ہیں عالم کے قلوب — دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں غوث الاغواث
کچھ خبر تجھکو ہے افسردگیِ نخلِ مراد — پھول مرجھائے کھلا دیتے ہیں غوث الاغواث
جس نے یا غوث مصیبت میں پکارا دل سے — کام سب اُسکے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث
اولیا اُنکے قدم لیتے ہیں سر پر اپنے[۲] — ناز کرتے جو قبا دیتے ہیں غوث الاغواث

[۱] حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ کے طلبا کہتے ہیں کہ حضور ہمیں درس دے رہے تھے کہ یکایک آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا دست اقدس اپنی چادر میں پوشیدہ فرما لیا تھوڑی دیر میں دست اقدس نکالا تو آستین سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ تر ہے ہم بوجہ جلال وہیبت کے دریافت نہ کر سکے مگر وہ دن اور تاریخ اپنے پاس لکھ لیا دو ماہ بعد کچھ سوداگر حاضر ہوئے اور نذر و تحائف پیش کیے حضور نے ہمارے آگاہ ہونے کے لیے اُن سے کیفیت پوچھی انھوں نے عرض کیا کہ یہاں سے دو ماہ کے فاصلہ پر ہمارا جہاز ڈوبنے لگا اور ہم نے یا شیخ عبد القادر الجیلانی المدد کا نعرہ لگایا اُسی وقت دریا میں سے ایک ہاتھ برآمد ہوا جس نے ہمارے جہاز کو کنارے لگا دیا تاریخ و دن ملایا تو صحیح و مطابق پایا (برکات قادریت صفحہ ۳۵) ۱۲ منہ

[۲] حضرت سیدی عمر بزاز قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں ۱۵ جمادی الآخر ۵۵۶ھ روز جمعہ کو حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم (بقیہ برصفحہ آئندہ)

لوح محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل
مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث

قہر ایسا کہ صدر اجل کا کٹے سر دھڑ سے
مہر ایسا کہ اُڑا دیتے ہیں غوث الاغواث

ٹال دیتے ہیں اجل خواب دکھا کر آقا
اصل کی نقل دکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

یا مغیث الفقرا جب کہ ہمیں بھی مل جائے
دیر سے در پہ صدا دیتے ہیں غوث الاغواث

نام لیوا جو لحد میں کوئی گھبراتا ہے
تھپکیاں دیکے سلا دیتے ہیں غوث الاغواث

قادریوں سے نکیرین بھلا کیا پوچھیں
کلمۂ پاک سکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

بخدا ایسی حمایت تو نہ دیکھی نہ سنی
پاؤں پھسلے تو جما دیتے ہیں غوث الاغواث

آسرا توڑ نہ ایوب نہ لا دل پہ ہراس
بخت خوابیدہ جگا دیتے ہیں غوث الاغواث

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مسجد جامع کو جاتا تھا راہ میں کسی نے آپکو سلام نہ کیا مجھے یہ کیفیت دیکھکر سخت استعجاب ہوا اور دل میں کہنے لگا آج کیا ماجرا ہے خلائق ہجوم کیوں نہیں کرتی یہ خیال آتا تھا کہ حضور نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا معاً عوام تسلیم ومجرا کے لیے چار طرف سے دوڑ پڑے اور اس قدر ہجوم کیا کہ میں حضور سے بہت دور رہگیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے تو وہی پہلا حال اچھا تھا کہ حضور سے قرب نصیب تھا یہ خطرہ دل میں آتے ہی معاً حضور نے میری طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرماکر ارشاد فرمایا اے عمر تمھیں نے تو اس کی خواہش کی تھی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں ۱۲ منہ (برکات قادریت صفحہ ۷۰)

۳ حضور فریاد رس غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی مصیبت میں مجھے پکارے مجھ سے مدد چاہے میں اُس کی مصیبت کو اُس سے دور فرما دوں اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے حاجت چاہے اُس کی حاجت پوری ہو۔ (برکات قادریت صفحہ ۳۱)

۴ شیخ مکارم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس روز حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ ارشاد فرمایا اُس روز روئے زمین کے تمام اولیائے کرام نے ایک ہی آن میں اپنی اپنی گردنیں جھکالیں کوئی گردن جھکانے سے باقی نہ رہا شیخ خلیفۃ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کہتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدق الشیخ عبد القادر وکیف لا وھو القطب وانا ارعاہ شیخ عبد القادر نے سچ کہا اور وہ کیوں نہ سچ کہیں کہ قطب ہیں اور میں اُن کی نگہبانی فرماتا ہوں ۱۲ منہ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷ پر)

ہم بھی ہیں گنہگاروں میں یاصاحبِ معراج — ہے نام طلبگاروں میں یاصاحبِ معراج
للہ ملے خوانِ کرم سے کوئی ٹکڑا — گنتی ہے نمکخواروں میں یاصاحبِ معراج
یہ جلتے ہیں جامِ مئے دیدار کے طالب — ہیں آپکے میخواروں میں یاصاحبِ معراج
بیتاب ہیں یوں ہجر کے مارے ہوئے جیسے — لوٹے کوئی انگاروں میں یاصاحبِ معراج
رشک آتا ہے اُن طیبہ کے مرغانِ سحر پر — جو رہتے ہیں گلزاروں میں یاصاحبِ معراج
اللہ کے محبوب ہو تم اور ہیں خاطی — بندہ ہو ان ستاروں میں یاصاحبِ معراج
تم شمع ہو پروانوں میں سلطانِ دو عالم — تم چاند ہو سیاروں میں یاصاحبِ معراج
تم مالک و مختار ہو تم شافعِ محشر — عاصی ہیں خطاکاروں میں یاصاحبِ معراج
اب جانچ کھرے کھوٹے کی ہونے لگی آقا — ہلچل ہے سیہ کاروں میں یاصاحبِ معراج
نے یار و مددگار ہیں اتنا نہیں کوئی — بکجائی خریداروں میں یاصاحبِ معراج
اُس واحدِ مطلق نے تجھے فرد بنایا — واللہ طرحداروں میں یاصاحبِ معراج

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) ۵؎ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سلسلہ سہروردیہ کے امام ہیں آپکی والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ حضور دعا فرمائیں میرے لڑکا پیدا ہو۔ آپنے لوح محفوظ میں دیکھا اُس میں لڑکی مرقوم تھی آپ نے فرمایا کہ تیری تقدیر میں لڑکی ہے وہ بی بی یہ سُن کر واپس ہوئیں راستہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے آپ کے استفسار پر اُنھوں نے سارا ماجرا بیان کیا حضور نے ارشاد فرمایا۔ جاتیرے لڑکا ہوگا مگر وضع حمل کے وقت لڑکی پیدا ہوئی وہ بی بی بارگاہ غوثیت میں اُس مولود کو لیکر آئیں اور کہنے لگیں حضور لڑکا مانگوں اور لڑکی ملے فرمایا یہاں تو لاؤ اور کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا دیکھو تو یہ لڑکا ہے یا لڑکی دیکھا تو لڑکا اور وہ یہی شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ تھے آپکے حلیہ مبارکہ میں ہے کہ آپکی پستان مثل عورتوں کے تھیں۔ ۱۲ منہ

۶؎ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں ایک مرتبہ ہوا تیز چل رہی تھی اُسی وقت ایک چیل اوپر سے چلاتی ہوئی گزری جس سے اہل مجلس کی نگاہیں منتشر ہوئیں نظر مبارک اُٹھا کر دیکھا فوراً وہ چیل مرکر گر گئی سر علیحدہ اور دھڑ علیحدہ بعد ختم وعظ حضور تشریف لے چلے وہ چیل بدستور پڑی تھی آپ نے ایک ہاتھ میں سر اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں جسم اور دونوں کو بسم اللہ کہکر ملا دیا فوراً اُڑتی ہوئی چلی گئی ۱۲ منہ

۷؎ ایک سوداگر نے مال تجارت خرید کر اپنے شیخ حضرت حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے مراقبہ کیا اور لوح محفوظ کو دیکھکر فرمایا اس سفر میں تمھارے جان و مال کا اندیشہ ہے میں اجازت نہیں دیتا اُس کے بعد وہ سوداگر بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوتا ہے اور سفر کا ارادہ ظاہر کرتا ہے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

(بقیہ حاشیہ بصفحہ ۲۸)

اب لاکھ کسوٹی پہ کسا جاؤں تو کیا غم
بے دینوں کا جسوقت گزر پل سے ہو مولا
کھوٹا ہو تو کیا ہم رکھ لیا بازار عمل میں
دم بھرتے ہیں تیرا ہی مرے مالک و مولا
مسکن کے لیے پاؤں میں صحرائے مدینہ

جب تو ہی خریدار ہو میں یا صاحب معراج
کٹ کٹ کے گریں غار ہو میں یا صاحب معراج
خود ہو تو خریدار ہو میں یا صاحب معراج
جلتے ہیں رضا کار ہو میں یا صاحب معراج
مدفن ہو تو کہسار ہو میں یا صاحب معراج

ایوب کا موںھ کیا ہی کہ خود قادر مطلق
واصف ہی ترا یار ہو میں یا صاحب معراج

اب تو بلا لے پاس بٹھا کسی طرح
ویسے تو موںھ دکھلانے کے قابل نہیں شہا
دھونی رمائے بیٹھے ہیں یوں رہگزر پہ ہم
منگتا کا ہاتھ آگے کسی کے ترے سوا

میں دیکھ لوں وہ گنبد خضرا کسی طرح
چلمن ہٹے کاش کروں نظارا کسی طرح
اٹھ جائے ز ائر و میں یہ چہرا کسی طرح
پھیلا کبھی نہ پھیلے گا داتا کسی طرح

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷) تمھارے شیخ حضرت حماد دباس نے سچ فرمایا مگر میں اجازت دیتا ہوں مختصر یہ کہ وہ سوداگر مال لیکر روانہ ہو جاتا ہے اور وہاں اُسے نفع کثیر ہوتا ہے واپسی میں ایک جگہ قافلہ قیام کرتا ہے شب میں یہ سوداگر خواب دیکھتا ہے کہ رہزنوں نے تمام قافلہ کو لوٹ لیا اور اسے ذبح کر ڈالا معاً اس کی آنکھ کھل جاتی ہے دیکھتا ہے کہ تمام مال و اسباب پاس رکھا ہے گلے پر ہاتھ پھیرتا ہے تو صحیح و سالم پاتا ہے مگر ہاتھ خون میں بھر جاتا ہے غرض شہر کے قریب پہنچکر خیال کرتا ہے کہ پہلے میں اپنے شیخ حضرت حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں یا حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ سامنے سے اس کے شیخ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو حضور غوث پاک ہی کی خدمت میں حاضر ہو کہ اُنھوں نے ستر بار بارگاہ الٰہی میں تیرے لیے دعا کر کے قضا کو خواب سے بدلدیا۔ بارگاہ غوثیت میں یہ شخص حاضر ہوتا ہے اور قبل اس کے کہ کچھ عرض کرے خود ہی حضور فرماتے ہیں کہ تمھارے شیخ نے سچ فرمایا بیشک ہم نے ستر بار بارگاہ الٰہی میں دعا کر کے تمھاری موت کو خواب سے بدلا ہی۔ ۱۲ منہ

۵۸ حضور پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہی کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اُسکا ستر کھل جائے تو میں وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اُسکا ستر ڈھانک دوں اور فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت تک جو کوئی ہمارے سلسلے میں داخل ہو اور اپنے آپکو ہمارا مرید کہے بیشک وہ ہمارے مریدوں میں داخل ہے ہمیشہ ہم اُس کے حامی و ناصر و دستگیر ہیں مرتے وقت اُسکو توبہ کی توفیق ملے گی۔

۵۹ ارشاد غوثیت ہی کہ قیامت تک جو کوئی میرے سلسلے والوں میں سے ٹھوکر کھائے گا میں اُس کو سنبھال لونگا اور ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دونگا ۱۲ منہ

کشتی بھنور میں آن پھنسی ہائے میں چلا
اے ناخدا لگا دے سہارا کسی طرح

منشا تمھاری کاتبِ تقدیر کا قلم
مرقوم جس کا مٹ نہیں سکتا کسی طرح

نائب ہو صدق دل سے مسلماں ہو منکرو
پھر کل نہ چل سکیگا بہانہ کسی طرح

یارب! حبیب بندوں کی خاطر ملول ہو
جس کا نہ دل کیا کبھی میلا کسی طرح

سائل کھڑے ہیں آس لگائے ترے حضور
بھر دے کریم دستِ تمنّا کسی طرح

ارمانِ حاضری ہی تقاضائے موت ہی
مہلت دلا دے جانِ مسیحا کسی طرح

جا مرغِ روح قابضِ ارواح کے سپرد
کیا اب بھی کم نہ ہو گا تقاضا کسی طرح

دم گھٹ رہا ہی قبر میں اس روسیاہ کا
اے آفتاب کر دے اُجالا کسی طرح

ہو گئے سب کے پاس مگر شافعِ اُمم
تیرے سوا نہیں ہی گزارا کسی طرح

عاصی کھڑے ہوئے ہیں ندامت سے سر جھکائے
ہو جائے اس طرف بھی اشارا کسی طرح

ایوبؔ کے عیوب کہاں تک شمار ہوں
طے کر بھی دیجیے یہ قضیّہ کسی طرح

کس سے کروں التجا اے مرے طیبہ کے چاند
کون ہی تیرے سوا اے مرے طیبہ کے چاند

تو ہی نے تو سرورا روسیاہی دی مٹا
موتھ اُجالا کر دیا اے مرے طیبہ کے چاند

فیض تیرا عام ہے ہر گھڑی اکرام ہے
میں بھی ہوں منگتا ترا اے مرے طیبہ کے چاند

سیدِ خیر الانام جملہ رسل کے امام
جلوۂ زیبا دکھا اے مرے طیبہ کے چاند

دور کر بیباکیاں بندوں کی آزادیاں

گمرہوں کے رہنما اے مرے طیبہ کے چاند

چھایا ہے ابرِ غلیظ الامان والحفیظ
جلوہ فرمادے ذرا اے مرے طیبہ کے چاند

رحمۃ للعٰلمین یا شفیع المذنبین
بس ترا ہے آسرا اے مرے طیبہ کے چاند

سرورِ پیغمبراں عیب پوشِ بندگاں
رحم کُن بر حالِ ما اے مرے طیبہ کے چاند

گورِ تیرہ جانِ زار۔ اُف ہے کیسا انتشار
اب تو کردے چاندنا اے مرے طیبہ کے چاند

آہ جوارِ حبیب دیکھیے کب ہو نصیب
لَو لگی ہے سیدا اے مرے طیبہ کے چاند

کہتے ہیں ایوب سب واصفِ محبوب رب
شیخ ہی میرا رضا اے مرے طیبہ کے چاند

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
کون پُرساں ہی غریبوں کا بھلا تیرے بعد

شام ہوتی ہی سحر ہوتی ہے لیکن مولا
زندگی کا نہ رہا کوئی مزہ تیرے بعد

تو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا
خلق انگشت بدنداں ہی شہا تیرے بعد

اہلسنت پہ وہ احسان کیے ہیں تو نے
کوئی جچتا ہی نہ محسن ہی سوا تیرے بعد

لاڈلے غوث کے فریاد ہماری سُن لے
ایک ہنگامۂ محشر ہی بپا تیرے بعد

دورِ حاضر میں کوئی حامیِ دیں بجھتا ہے
ایک بھی ہم نے تو دیکھا نہ سُنا تیرے بعد

آہ اس مچلے ہوئے دل کی بدولت آقا
جانے تقدیر میں کیا کیا ہی لکھا تیرے بعد

میں بھکاری ہوں ترا اے مرے غیرت والے
مانگتے غیر سے آتی ہے حیا تیرے بعد

تیرہ و تار ہے اے شمع ہدایت آجا
بدعت و شرک کی اُمڈی ہی گھٹا تیرے بعد

جائے رفتن ہی نہ تھا اور نہ پائے ماندن
کیسی بدلی ہی زمانہ کی ہوا تیرے بعد

ہم ہیں کتنوں کو رہے تیرے وصایا ملحوظ
اور کس کس نے کیا عہد وفا تیرے بعد

ہائے ان آنکھوں نے کیا کیا ہیں مناظر دیکھے
کیا زمانہ تھا ترے سامنے کیا تیرے بعد

استفادہ کی ضرورت جو کبھی ہوتی ہے
کفِ افسوس ہیں ملتے علما تیرے بعد

بے ادب جائے ادب ہے کہ درِ والا پر
سرنگوں دیکھ تو ہیں اہلِ ولا تیرے بعد

اہلِ باطل کی ذرا خام سرائی دیکھو
کہ سمجھتے ہیں نہیں کوئی رہا تیرے بعد

ضرب پر ضرب پڑی جب خبثا کے سر پر
افترا کرنے لگے بے سروپا تیرے بعد

تیرے اعدا میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

آلِ سادات کے اے ناز اٹھانے والے
کیوں پریشاں ہی ایوبؔ ترا تیرے بعد

دل بھر آتا ہی یا محبوبِ سبحاں لے خبر
لے خبر شاہِ مدینہ اے مرے جاں لے خبر

لے خبر سلطانِ عالم لے خبر سلطانِ دیں
لے خبر سردارِ کل محبوبِ رحماں لے خبر

گورِ تیرہ میں فقیرِ بے نوا کا کون ہے
ماہِ تاباں لے خبر ماہِ درخشاں لے خبر

پرسشِ اعمال کا ہی وقت مولا المدد
کھل رہی ہی مجرمونکی فردِ عصیاں لے خبر

کہہ رہا ہی یوں زبانِ حال سے ہر موئے تن
لے خبر اے تاجور اے شاہِ خوباں لے خبر

چشم بر رہ۔ گوش بر آواز مولا المدد
صورتِ تصویر تکتا ہوں مرے جاں لے خبر

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعلمیں
تیرے صدقے تجھ پہ میری جان قرباں لے خبر

جا چکا لو قافلہ کب کا کھڑے ہم رہ گئے
ہاتھ ملتے سرورا اے جانِ جاناں لے خبر

دیدۂ تر مضطرب ہیں روئے انور کے لیے
شافعِ محشر قرارِ بیقراراں لے خبر

تشنہ لب میں ہی نہیں ہوں شربتِ دیدار کا
مالکِ کوثر ہیں صد ہا دلمیں ارماں لے خبر

اے گلِ باغِ رسالت اے گلِ باغِ خلیل
بلبلِ شیدا ہے سرگرداں پریشاں لے خبر

آہ کچھ ایسی لگی سینے میں جا کر دم لیا
پھر بھی نکلے آج تک میرے نہ ارماں لے خبر

بلبلوں کو گل شمع پروانوں کو بندہ ہنوز
منتظر آقا تری صورت کا خواہاں لے خبر

بھینی بھینی میٹھی میٹھی ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار
اے نسیمِ گلستاں اے فرحتِ جاں لے خبر

ہو گر بستہ نہیں قاصد کا ہے اب تک پتہ
اے دلِ ناشاد چل سوئے بیاباں لے خبر

موجزن ہے خاکبوسی کے لیے دریائے عشق
سینۂ عشاق میں ہا چشمِ گریاں لے خبر

کہہ رہی ہے یوں زباں گویا زبانِ حال سے
تجھ پہ روشن ہیں مرے سب رازِ پنہاں لے خبر

سیکڑوں رضوی زیارت سے مشرف ہو چکے
میں بھی ہوں ادنیٰ سگِ احمد رضا خاں لے خبر

قصرِ بہشت کیا کروں کوچۂ یار دیکھ کر
باغ و بہار خار ہیں پاک دیار دیکھ کر

گل کی مرے اگر تجھے ایک جھلک بھی ہو نصیب
نالے نہ پھر کبھی کرے بلبلِ زار دیکھ کر

دم پہ بنی تھی ہجر میں طالبِ دید کے۔ مگر
جان میں جان آ گئی ناقہ سوار دیکھ کر

دامنِ صبر ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے یا نبی
ورنہ ہنسے گی خلق کیا خستہ و خوار دیکھ کر

نخلِ مراد بار ور ہونے نہ پایا تھا ابھی
جانِ مسیح میں چلا کچھ نہ بہار دیکھ کر

سینہ پہ اپنے ہاتھ رکھ چھیڑ نہ عندلیب تو
عاشقِ نامراد کو زار و قطار دیکھ کر

آئی کدھر سے اے صبا قبر پہ میری سج بنا
مرغِ قفس تڑپ گیا رقصِ غبار دیکھ کر

قبلہ نما کی سوئی کو لاکھ ہٹاؤ سمت سے
رُخ نہ کسی طرف کرے جلوۂ یار دیکھ کر

حقِ رفاقتِ نبی ختم ہوا عتیق پر
راہ نہ پائی مار نے روزنِ غار دیکھ کر

سنتے ہو عاصیو صدا پیارے نبی کی برملا
قصرِ جناں خرید لو میرا مزار دیکھ کر

ماہِ مدینہ میں فدا رُخ سے نقاب دے ہٹا
وحشت تو ہے سوا تیرہ و تار دیکھ کر

شام ہوئی سحر ہوئی عمر یونہیں بسر ہوئی
آیا ہوں تنگ اب تو میں لیل و نہار دیکھ کر

ایوب لے علی کا نام صبر سے کام لے مدام
یہ ہی ترا خیال خام آئے نہ پیار دیکھکر

رضوی جھومتے کس دھوم سے لائے گاگر
تشنہ لب ٹوٹ پڑے سنکے صدائے گاگر

آج سرکار کا دریائے کرم جوش پہ ہے
ہاں ذرا جلد قدم تیز بڑھائے گاگر

حسنی رنگ کی سا چق میں حسینی شربت
مرحبا صلّ علیٰ قادری لائے گاگر

شور میخانۂ رضوی میں ہے متوالوں کا
خم کے خم لوٹ دیے آج بجائے گاگر

مکہ وطیبہ و بغداد مقدس ہوکر
لائیں مارہرہ سے خوشبو میں بسائے گاگر

چاند ناپھیل گیا ہوگئیں گلیاں روشن
جلوۂ ماہ ہی یہ یا ہی ضیائے گاگر

ہاں ذرا قادریو۔ زور سے نعرہ لگ جائے
جان پہچان لیں سب اپنے پرائے گاگر

حشر میں پیاس سے جب آئیں زبانیں باہر
آبِ کوثر ہمیں بھر بھر کے پلائے گاگر

ہم سے ناکارہ کمینوں پہ کرم کی ہو نظر
لائے ہیں بر سرِ دربار سجائے گاگر

آن واحد میں ابھی ہوتی ہی مشکل آسان
دو قدم چل تو ذرا سر پہ اٹھائے گاگر

کیوں نہو ناز کہ سرکار کا منشا یہ ہے
آج ایوب ہمیں پڑھکے سنائے گاگر

شاہِ جود وسخا غریب نواز
میرے مشکلکشا غریب نواز

اس طرف بھی ذرا کرم کی نظر
ہے لگا آسرا غریب نواز

ہر گھڑی فیض عام ہے تیرا
واہ کیا ہی عطا غریب نواز

دربدر کیوں تکیں کسی کا منھ
جب ترا ہی ہوا غریب نواز

ہمتو مانگیں گے مانگنے جائیں گے
جم گیا بسترا غریب نواز

بھیک خواجہ ملے بھکاری کو
منتظر ہے گدا غریب نواز

تیرے در سے بھلا پھروں خالی
جب نہ کوئی پھرا غریب نواز

والیِ ہند یا معین الدین
تیری چوکھٹ پہ سر جھکاتے ہیں
دردمندونکی چارہ سازی کو

المدد سیّدا غریب نواز
اونچے اونچے سدا غریب نواز
وا ہے دارالشفا غریب نواز

حال دل کیا بیاں کرے ایوب
ہے عیاں مُدعا غریب نواز

اجمیر کے باشی مورے پیا سلطان الہند غریب نواز
سُن عرج موری کرمو پہ دیا سلطان الہند غریب نواز

مورے بیچ کرجوا ہوک اُٹھے تورے دیکھن کو جیارا ترسے
سپنے ہی میں بالم درس دکھا سلطان الہند غریب نواز

خواجہ تورے بل بل جاؤں خواجہ تورے پئیاں لاگوں
موری سیدھ بندھا دے مورے پیا سلطان الہند غریب نواز

گہری ندیا بگڑی ہی ہوا ڈولت جائے موری نیّا
بیڑے کو مورے پار لگا سلطان الہند غریب نواز

توری بنتی کرت ہوں ای بلما واری جاؤں چرنوں میں بُلا
کیسن سے بہاروں ہیں انگنا سلطان الہند غریب نواز

نگری نگری میں ڈھونڈھ پھری جنگل جنگل میں کوک پھری
اب پاؤں میں نہ چلنے کا جور رہا سلطان الہند غریب نواز

اپنی بیتی میں کاسے کہوں من میں آئی اجمیر چلوں
اس کارن میں نے جوگ لیا سلطان الہند غریب نواز

دجوی کورنگ رچا بھایو کیا خوب گرو وانے پایو
پر روپ گیو مُکھ لینو چھپا سلطان الہند غریب نواز

در منقبت حضرت رفیع المکانت عظیم البرکت سیدنا و مولانا ابوالقاسم شاہ جی اسمٰعیل حسن میاں صاحب مارہروی قدس سرہٗ الشریف

سن لے میری التجا شاہ جی بندہ نواز
حاضرِ در ہے گدا شاہ جی بندہ نواز

ہے یہی اب تو صدا شاہ جی بندہ نواز
بھیک دے داتا بھلا شاہ جی بندہ نواز

حالِ دل سب ہے عیاں تم سے بھلا کیا نہاں
پیشوا و مقتدا شاہ جی بندہ نواز

حافظِ قرآن پاک لے خبر روحی فداک
گمرہوں کے رہنما شاہ جی بندہ نواز

حامیِ دینِ متیں گھات میں ہیں مشرکیں
فتنہ و شر سے بچا شاہ جی بندہ نواز

صاف باطن صاف گو۔ نقشہ تجھ میں گو مگو
صاف ہو تجھ پر کہدیا شاہ جی بندہ نواز

دھوم مچی چار سو شور ہے یہ کو بکو
قادری دولہا بنا شاہ جی بندہ نواز

ہائے قسمت کا لکھا جانے کیا کیا ہے بدا
رحم کن بر حالِ ما شاہ جی بندہ نواز

اچھے تو اچھے ہیں وہ سچے تو سچے ہیں وہ
ہم بدوں کو لے نبھا شاہ جی بندہ نواز

جان و دل تم پر نثار جمع ہیں امیدوار
یک نظر بہرِ خدا شاہ جی بندہ نواز

حضرتِ خلد آشیاں لو خبر پسماندگاں
مضطرب ہیں سیدا شاہ جی بندہ نواز

بندۂ نادار ہوں حاضرِ دربار ہوں
کھول دے بابِ عطا شاہ جی بندہ نواز

غمزدوں کے غمگسار بیقراروں کے قرار
سن مری آہ و بکا شاہ جی بندہ نواز

قادری دربار ہے قادری سرکار ہے
قادری میلہ لگا شاہ جی بندہ نواز

یادگارِ صالحیں یادگارِ کاملیں
یادگار اولیا شاہ جی بندہ نواز

خاطرِ عاطر ملول ہو نہ اولادِ رسول
ہے دعا یہ دائما شاہ جی بندہ نواز

کون ہے ایوب علی کس کو ہے یہ شئے کلی
ہو نہ ہو کلبِ رضا شاہ جی بندہ نواز

مبارک ہو تمھیں اہلِ مدینہ ناقۂ اقدس
کہ آتا ہے نبی پیارے کا پیارا ناقۂ اقدس

دو رویہ دست بستہ سر پئے تسلیم خم کر لو
اب آیا ہاں اب آیا لو وہ آیا ناقۂ اقدس

جسے ہر روز جا کر گھاٹیوں پہ دیکھتے تھے تم
وہی ہے ہاں وہی آنکھوں کا تارا ناقۂ اقدس

رسولِ پاک ہے اک سارباں صدیقِ اکبر ہیں
نہ ہو کیوں مرتبہ تیرا دوبالا ناقۂ اقدس

چلو خاکِ شفا لے آئیں اپنے دردِ ہجراں کی
کہیں مل جائے گر نقشِ کفِ پا ناقۂ اقدس

کوئی بیتاب ہو کر آنکھیں ملتا تھا رکابوں سے
کوئی خاموش تھا محوِ سراپا ناقۂ اقدس

کسی جانب سے آتی تھی صدا ارماں نصیبوں کی
اِدھر بھی دو قدم جلوے خدارا ناقۂ اقدس

مچی تھی دھوم گھر گھر الغرض سارے مدینہ میں
کھڑے تھے سیکڑوں بہرِ نظارا ناقۂ اقدس

ہر اک کی یہ تمنا تھی ہر اک کی تھی یہی خواہش
کہ میرے ہی یہاں ہو جلوہ فرما ناقۂ اقدس

ہوا ارشادِ والا یوں وہی ہے میزباں اپنا
کہ جس کے گھر پہ ٹھہریگا ہمارا ناقۂ اقدس

مبارک ہو عطاؔ ایوب کو ایوب انصاری
کہ آپ ہی کے یہاں تو آ کے ٹھہرا ناقۂ اقدس

عاصی کھڑے ہیں شافعِ محشر کے آس پاس
بحرِ کرم ہے امتِ سرور کے آس پاس

فریاد العطش ہے ہر اک کی زبان پر
میلہ لگا ہے ساقیِ کوثر کے آس پاس

منزل کڑی ہے راہِ عدم پیش الغیاث
غمخوار ہے نہ کوئی مسافر کے آس پاس

زاہد طوافِ کعبہ میں عشاق کیا ملیں
وہ تو ملیں گے روضۂ انور کے آس پاس

حلقہ کیا ہے حلقہ بگوشوں نے اس طرح
انجم ہوں جیسے ماہِ منور کے آس پاس

ق

تنہا اِدھر امام اُدھر فوجِ اشقیا
نرغہ کیا ہے سبطِ پیمبر کے آس پاس

صد ہا کو بارِ سر سے سبکدوش کر دیا
لاشے لگے ہیں دیکھو تو اکبر کے آس پاس

قرباں اُحد میں ہو گئے جانباز شیر دل
کھا کھا کے تیر سینوں پہ سرور کے آس پاس

کیسے قرار قبر میں ہو بیقرار کو
لاکھوں پڑے حجاب ہیں مضطر کے آس پاس

پھیری لگانے والے مدینے کے رات دن	پروانہ وار پھرتے ہیں ہر در کے آس پاس

ایوبؔ تو بھی جا کے قدم کیوں نہ چوم لے
حرماں نصیب پھرتے ہیں زائر کے آس پاس

کیا عرض کروں کیا ہے دلِ زار کی خواہش	طائر ہے شہا طالبِ دیدار کی خواہش
نزدیک ہو یا دور ہو ہر شاہ و گدا کو	ہے تیرے ہی دربار دُربار کی خواہش
حیرت سے جسے تکتی ہے۔ اے جانِ مسیحا	وہ تو ہی تو ہے نرگسِ بیمار کی خواہش
عشاق ترے پہنچتے ہیں آبلہ پا سے	جب دیکھتے ہیں وادیِ پُرخار کی خواہش
وابستہ ہے دامن سے ترے شافعِ محشر	ہر ایک سیہ کار گنہگار کی خواہش
نادان ہیں جو سایۂ اشجار کو ڈھونڈیں	دانا ہیں جنھیں سایۂ دیوار کی خواہش
جامِ مئے دیدار برابر تو دیے جا	جبتک نہ ہو پوری ترے سرشار کی خواہش
تم چاہو تو باقی نہ رہے کوئی تمنا	تم چاہو تو موقوف ہو ہر بار کی خواہش
حالت دلِ مضطر کی دمِ نزع نہ پوچھو	موقع ہے نہ مہلت ہے نہ اظہار کی خواہش
رضوی لیے یوں آتے ہیں روضہ پہ جنازہ	تھی پیارے رضا ترے رضاکار کی خواہش

ایوبؔ کے ارمان بھرے دل کو جو دیکھا
خواہش ہے تو بس ایک دربار کی خواہش

ایمان کی یہ بات ہے ایمان ہو خالص	اسلام یہ کہتا ہے مسلمان ہو خالص
یہ کیا کہ ہوئے تائب۔ اُدھر توڑ دی توبہ	دل سے اگر عہد تو پیمان ہو خالص
یوں نام کے شیدائی ہیں دنیا میں ہزاروں	پر شیفتہ وہ ہے جسے ارمان ہو خالص
نئے دینوں کی صحبت سے رہو دور ہمیشہ	کہلاتے ہو انسان تو انسان ہو خالص
اعدا سے عداوت ہو احبّا سے محبت	اسلام کے فرزند کی یہ شان ہو خالص
تائب ہو کھلا ہے درِ توبہ ابھی غافل	موقع ہے ارے تابعِ فرمان ہو خالص

کچھ شرم ہی غرانے ہو کھا کھا کے اُسی کا
حق یہ ہی کہ تم سب کے سب شیطان ہو خالص

گر زمرۂ عشاق میں لکھوانا ہے چہرہ
قرآن پہ سو جان سے قربان ہو خالص

طیبہ کے منازل میں ہے کس بات کا کھٹکا
جب نے اُس در سرکار کے مہمان ہو خالص

یہ حور و ملک جن و بشر کچھ بھی نہ ہوتے
مولا مرے - دارین کی تم جان ہو خالص

چاندی تو اُسی کی ہے کہ بازارِ عمل میں
ایوب کھرے مال کی دُکان ہو خالص

اے مرے بغداد والے غوث پاک
اے مرے گھر کے اُجالے غوث پاک

ہم بدوں کو بھی نبھالے غوث پاک
اپنے دامن میں چھپالے غوث پاک

نامرادوں کو مرادیں دیجیے
کر رہے ہیں آہ و نالے غوث پاک

دستگیر اعیب پوش بندگاں
بندۂ در کو نبھالے غوث پاک

ٹھوکریں کھاتے رہیں کب تک یہاں
آستانہ پر بُلالے غوث پاک

گلشن بغداد ہو اور یہ گدا
حسرتیں دل کی نکالے غوث پاک

مجھ نکمے کے عمل پیران پیر
سب تمھارے ہیں حوالے غوث پاک

بیکسوں کا کون ہے پُرسان حال
تو ہی پالے یا نہ پالے غوث پاک

ہیں چلا کشتی بھنور میں آگئی
ناخدا - بہرِ خدا لے غوث پاک

اولیا - ابدال - اقطابِ جہاں
تجھ سے پلتے ہیں قبالے غوث پاک

سیدا وہ پاک ارضِ محترم
پڑ گئی نجدی کے پالے غوث پاک

کیسے کیسے ظلم اس ملعون نے
خلق پر توڑے ہے نرالے غوث پاک

کیا مشیت سے فنا ہوتا نہیں
کیسے ڈیرے اس نے ڈالے غوث پاک

چور کو ابدال تم نے کر دیا
ہر نوالے را کمالے غوث پاک

جب عمل ایوب کے تلنے لگیں

بارِ عصیاں کو اُٹھالے غوث پاک

صبر کر کیوں ہے نے کلی اے دل
اب کھلی اب کھلی کلی اے دل

مجھ کو رسوا مری زباں نے کیا
کاش پہلے کتر نہ لی اے دل

درد تیرا پھرے کو ہی حیراں
مارا مارا گلی گلی اے دل

پھونک دے کیوں نہ ایسی سلگن سے
تو پھر آئی جلی جلی اے دل

درحقیقت وہ شاہراہ پہ ہے
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

بے خطر داخلِ جناں ہوگا
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

خاص پہچان ہے فدائی کی
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

خیر مقدم کرے بہشت بریں
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

جو گزرنا تھی وہ گزر ہی گئی
خیر جیسی بُری بھلی اے دل

اب تو طیبہ کی خاک چھانیں گے
مست و بیخود گلی گلی اے دل

کیوں ہے ایوب اس قدر خائف
جب ہیں سایہ فگن علی اے دل

نہیں عمر غافل گنوانے کے قابل
عمل کچھ تو کرلے دکھانے کے قابل

یہ دُنیا نہیں مزرعۂ آخرت ہے
بنا کیا ہے بویا اُگانے کے قابل

نہ طاعت سے مطلب نہ خوفِ الٰہی
یہی ہو نہ ہی جنت میں جانے کے قابل

گنہگار بندوں کے حامی و یاور
بہر حال ہم ہیں نبھانے کے قابل

خدا نے خدائی پہ جلوے کی خاطر
تجھے چن لیا جگمگانے کے قابل

اگر تو نہ پُل پر مددگار ہوتا
بھلا کون تھا پار جانے کے قابل

بہت امتحاں ہو چکے ہائے میرے
نہیں اب شہا آزمانے کے قابل

نہ بیتاب ہو تاب اے دل نہیں ہے
ستا اُس کو جو ہو ستانے کے قابل

تمنا ہے محشر میں اتنی خدارا — ثنا میں زباں ہو سنانے کے قابل
شہا اپنے نامے کو کیسے سناؤں — عمل تو ہیں سارے چھپانے کے قابل
مدینے میں گر موت آئے تو جانوں — مرے جرم ہیں بخشوانے کے قابل
ترے نام لیووں میں کل روزِ محشر — میں ہو جاؤں گنتی گنانے کے قابل

حقیقت میں ایوبؔ دل کی تو یہ ہے
کہ طیبہ ہی بس ہے بسانے کے قابل

کروں وصف کیا میں رقم غوث اعظم — قلم ہے ندامت سے خم غوث اعظم
سراپا ہیں شارہ امم غوث اعظم — کہ حسنین ہیں یاں بہم غوث اعظم
دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں — عیاں تم پہ سب بیش و کم غوث اعظم
لٹیروں نے توبہ ترے ہاتھ پر کی — کیا عہد کھائی قسم غوث اعظم
بچانا ہمیشہ بری خصلتوں سے — مجھے اے جمیل الشیم غوث اعظم
بسا پیارا پیارا ہے نقشہ تمہارا — اٹھے ہوک ہی دمبدم غوث اعظم
بھکاری کھڑے آسرا تاک رہے ہیں — ملے بھیک عالی ہمم غوث اعظم
یہی کیمیا ہی کہ ہو پاس جس کے — تری خاک پاکِ قدم غوث اعظم
مرادوں کے بر لانے والے دوہائی — نہیں تابِ رنج و الم غوث اعظم
گدائی ملے تیرے در کی تو جانوں — کہ رکھتا ہوں جاہ و حشم غوث اعظم
گرائے ہیں نرگس نے شبنم کے آنسو — تصور میں ہے چشم نم غوث اعظم
مجھے ہے قیامت میں تیرا سہارا — رہے لاج رکھنا بھرم غوث اعظم
جسے دیکھو دوڑا چلا آرہا ہے — تمہارے ہی زیرِ علم غوث اعظم
ترا نام لے کر جو نعرہ لگایا — مہم سر ہوئی ایک دم غوث اعظم
تری شان ہو کیوں نہ ارفع و اعلیٰ — ہی سر سربلندوں کا خم غوث اعظم

نہ جائے گا دوزخ میں بندہ تمہارا
وہابی۔ روافض۔ خوارج۔ نصاریٰ
عمل تو وہ جیسے رضا کا ہوں بندہ
حرم کی زمیں اور بخدی کا قبضہ
مری لاش کو ڈال دو رہگزر میں
لرزتا ہی خورشید ہیبت سے تیری
سلامی کو آتے ہیں ڈرتے جھجکتے
محبت نہو دلمیں تیری تو بیشک
ملا حکم اچھوں کو جنت میں جائیں
علی ہیں شجر اور حسنین شاخیں
تمام اولیا ہالہ ہیں قطب تارے
عدد نام اقدس کے دو نو ملائے
علی کے عدد ایک سو دس ہیں لیکن
حسین و حسن کے عدد دیکھنے سے
کہ یوں یارھویں گیارھویں ہو رہی ہے
فنا قلب سے جب ہوئے سارے نقطے
صفر میں سفر اس لیے ہے رضا کا
محرم صفر پھر مبارک مہینا
مبارک ہو رضوی تمہیں بزم رضوی

یقیں ہے خدا کی قسم غوث اعظم
ہوں فی النار سب باگ قلم غوث اعظم
یہی بس ہے وجہ الم غوث اعظم
ستم ہی ستم ہے ستم غوث اعظم
کہ پڑ جائے خاک قدم غوث اعظم
ہے محتاج مہر و کرم غوث اعظم
مہ و مہر دونوں بہم غوث اعظم
ہے یکساں وجود و عدم غوث اعظم
تو عاصی پکارے کہ ہم غوث اعظم
انہیں کی ہی شاخ قلم غوث اعظم
ترے گرد ماہ عجم غوث اعظم
ہوئی گیارھویں لاجرم غوث اعظم
ہے نقطہ میں نکتہ رقم غوث اعظم
نظر آئیں ان میں رحکم غوث اعظم
کیا آٹھ کو کالعدم غوث اعظم
صدا دی رضا نے ہنم غوث اعظم
رہے قرب خیر الامم۔ غوث اعظم
ہوئے خوب یکجا بہم غوث اعظم
طفیل شفیع امم غوث اعظم

جو تھا پاس ایوب کے نذر لایا
صلہ بھی ہو حسب کرم غوث اعظم

تورے آئی ہوں دوارے نوری میاں	مورے جگ اُجیارے نوری میاں
جوت پڑتے ہی نوری دھوم مچی	چھائے بدرا تھے کارے نوری میاں
تورے چرنوں میں آئی راج دھنی	دونوں ہاتھ پسارے نوری میاں
میاں بئیاں پروں نوری منتی کروں	جاؤں بل بل تمہارے نوری میاں
موری نیا اُدھر ہیں ڈوب نہ جائے	مورے کھیون ہارے نوری میاں
نوری پر جا بہت اب کا سے سکھے	مورے راج دولارے نوری میاں
پیا سگری نگریا ڈھونڈھ پھری	کون دیس سدھارے نوری میاں
رین اندھیری چندرما تم رے بنا	کاٹوں گن گن تارے نوری میاں

کیا ہی رجوی تمہاری بات بنی
ہیں رجا پاس ٹھارے نوری میاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں ۔ درس دکھادو میں جاؤں بلہاریاں
کو ہے پیا تو سے ریت ملن کی۔ رجوا بتادے موہے ڈاروں گلے بئیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا — اے رضا مشکلکشا دیکھا تجھے
دردِ فرقت کی دوا کر دیجیے — درد اور دُکھ کی دوا دیکھا تجھے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

سگرے براتی تورے دوارے ہیں ٹھاڑے — دولہا دکھادے موہے میٹھی بجریاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

غرفہ سے ذرا جھانک کے یہ جلسہ تو دیکھو — عشاق اڑے ہیں کہ نظارہ ہو تمہارا
ہم ایسے گنہگاروں پہ خفگی کی نظر ہے — جو نیک ہی یا بد ہی وہ بندہ ہے تمہارا
کہاں پسارینگے اپنے دامن دکھا ئینگے اب کدھر کے ٹکڑے

اے میرے مقامِ اعلیٰ ذرا اپنی خبر دار

بھکاریوں کیے تو ہو ٹھ لگے ہیں تمہارے اس پاک در کے ٹکڑے

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

ایسو اچانک پیا کھینچ بھنور سے ٹوٹ جائے کہیں ہوری نہ بئیاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

بالم تم ہو اونچی اٹریاں ہم چڑھیاں کھائیں لڑھکیاں

بئیاں پکڑلو پئیاں پروں میں تم بن چین نہ آوت ہے

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

احمد جیاؤ الدین عرب میں باجے ہندی پکاریں تو ہی امام سئیاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

اعلیٰ حضرت سگرے باجے دنیا واکو مجدّد مانے

ناؤں جیاؤ الدین احمد ہی جگت امام کہاوت ہے

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

دجوی جوگنیا کا لہراسنن کو۔ گھونگھٹ اٹھادے گرو پروں میں پئیاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

بالم نیچو گھونگھٹ کھینچو نیناترس گئے درشن کو

کیوں ری سکھی میں کیسے مناؤں پی تو روسو جاوت ہے

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

آج تو قدموں پہ سرکار مچل جانے دو
لے بدل تم تو ہو یکتا ئے زمانہ مولا
اور بھی کوئی نہیں تمکو گوارا ہوگا
رحتے کیوں ہو ارے روکنے والو مجھکو

دلِ ناشاد کے ارمان نکل جانے دو
رنگ بدلا ہی زمانہ کا بدل جانے دو
جسکے سینے میں لگی ہو اُسے جل جانے دو
کام بگڑے ہیں تو عاصی کے سنبھل جانے دو

نالے اُٹھ اُٹھ کے ہوئی جاتی ہیں آنکھیں لبریز — اب تو دل کھول کے چشموں کو اُبل جانے دو

پوچھنے کیا ہو نکیرین لحد میں مجھ سے — میرا حامی ابھی آتا کوئی پل جانے دو

درد دُکھ رنج و مصیبت مرے اعلیٰ حضرت — جیسے ٹلتے رہے اب تک ہیں ٹل جانے دو

جب فرشتوں نے طلب۔ نامۂ ابوتب کیا
اعلیٰ حضرت نے کہا۔ خیر مسل جانے دو

نہیں فرقت تمہاری اب گوارا یا رسول اللہ — یہ دل بے چین ہے بہرِ نظارا یا رسول اللہ

مری حرماں نصیبی خوش نصیبی سے بدل جائے — جو ہو جائے تمہارا اک اشارا یا رسول اللہ

خدارا آج والے لے خبر خانہ بدوشوں کی — نہیں اب ہند میں اپنا گزارا یا رسول اللہ

میں ہمہ تن نادار اے مولا تری رحمت کا طالب ہوں — مری قسمت کا چمکا دے ستارا یا رسول اللہ

پڑا بحرِ الم میں رات دن غوطے لگاتا ہوں — نہیں ملتا کسی صورت کنارا یا رسول اللہ

مری جانب سے اے قاصد بصد آداب یوں کہنا — تڑپتا ہے تپِ فرقت کا مارا یا رسول اللہ

پریشاں حال ہے عاصی ترا میدانِ محشر میں — مدد کا وقت ہے آجا خدارا یا رسول اللہ

مجھے ابرِ کرم کا ایک چھینٹا ہے فقط کافی — حضورِ داورِ محشر تمہارا یا رسول اللہ

درِ اقدس پہ سر رکھتے ہی قصہ پاک ہو جائے — خدارا یا رسول اللہ خدارا یا رسول اللہ

گروہِ قادری کا حشر میں جب ہو گزر پل سے — تو ہو وردِ زباں نعرہ تمہارا یا رسول اللہ

چھپا خورشید تیرے اک اشارہ میں پلٹ آیا — کہ ہو دابِ رسالت آشکارا یا رسول اللہ

عرب والو نہیں ہے چرچا عجم والوں میں ہے شہرہ — تمہارا یا رسول اللہ تمہارا یا رسول اللہ

نہ جانو اجنبی مجھکو سگانِ کوچۂ طیبہ — لکھا ہے دیکھ لو یہ نام پیارا یا رسول اللہ

خدا رکھے سلامت مصطفےٰ حامد رضا خاں کو — کہ میری زندگی کا ہیں سہارا یا رسول اللہ

ہجومِ عاشقاں ہے تیرے کوچہ میں ہزاروں کا
بُلا ابوتب رضوی کو خدارا یا رسول اللہ

مجرم پہ نظر ہوتا ہو جائے کریمانہ
محشر میں بجز تیرے اپنا بھی ہے بیگانہ

فیاض ہی تو ایسا اے ساقیِ میخانہ
میخوش چلے آتے ہیں جھومتے مستانہ

محتاج غریبوں کو دم بھر میں غنی کردے
صدقے ہیں تری آقا کیا شان ہی شاہانہ

انوارِ الٰہی کے تم مظہرِ کامل ہو
تم شمعِ حقیقت ہو کونین ہے پروانہ

ہم درد کو پہلو میں دابے ہیں شہا کب سے
ہمدرد نہیں ملتا کس سے کہیں افسانہ

ہوتی ہی شفا دم میں دم آتا ہے بدم میں
محبوبِ خدا کا ہی کیا خوب شفا خانہ

ہم تشنہ لبوں پر بھی للہ کرم ساقی
لبریز ہوا جاتا ہے عمر کا پیمانہ

ناکامی میں شک کیا ہی کچھ پاس نہیں اپنے
ہاں تیرے رضا کا ہی بس پاس یہ پروانہ

ہستی کو مٹا ڈالا گم ہو گیا وہ تجھ میں
جس جس کے لگا موہنہ کو ساقی ترا پیمانہ

کس فکر میں بیٹھا ہی تکتا ہی سہارا کیا
اُٹھ ہیرے اکیلے چل کر ہمتِ مردانہ

عرفات کے میدان میں عشاق کا مجمع ہے
یہ شب ہے شبِ عرفہ محفل ہی یہ سالانہ

یوں بستیاں لاکھوں ہیں پر دل کی اگر پوچھو
آباد مدینہ ہے جسمیں ہے نبی خانہ

کاشانۂ اقدس سے کاش آئے ندا یارب
ایوب ترا ہمکو مقبول ہے نذرانہ

آنکھوں میں بسا ہی مرے گلزار مدینہ
اور دل میں رچا ہے مرے دربار مدینہ

ہی گرمیوں پہ خوب ہی بازار مدینہ
سرکارِ مدینہ ہے خریدار مدینہ

یہ سر ہو مرا اور در و دیوار مدینہ
یہ دل ہو مرا مہبطِ انوار مدینہ

آنکھیں ہیں مری طالبِ دیدار مدینہ
للہ بلا لو مجھے سرکار مدینہ

اُجڑے ہوئے ویرانہ کو کیجے مرے آباد
اے عرش نشیں مالک و مختار مدینہ

تم چاہو تو اے نورِ خدا یہ دلِ تیرہ
ہو جائے ابھی مطلعِ انوار مدینہ

ممکن نہیں منگتا پھرے مایوس یا محروم
این کار مدینہ و نہ آں کار مدینہ

دُنیا میں دکھادے کوئی اُخرٰی میں بنادے — ہی کون نہیں ہے جو غمخوار مدینہ
اچھے تو وہ اچھے ہیں بدوں کو بھی نبھالے — کونین کے دولھا شہِ ابرار مدینہ
للّٰہ کرم کر مرے ویرانۂ دل پر — اُجڑا ہوا دل ہو مرا در بار مدینہ
میں رُخ نہ کروں باغِ ارم باغ جناں کا — ملجائے اگر رہنے کو کہسار مدینہ
ہو جن میں ترا آبِ دہن اے مرے مولا — کوثر سے فزوں ہے کوہ آبار مدینہ
بہہ جائیں نہ چشمے مری چشموں سے لہو کے — لو یاد پھر آئیں مجھے انہار مدینہ
انہار جناں سے بھی فزوں رتبہ ہے ان کا — انہار مدینہ ہیں یہ انہار مدینہ
زندانیوں کے عقدہ کشا پیارے خبر لے — مضطر ہیں پریشاں ہیں طلبگار مدینہ
یارب مجھے وہ طاقتِ پرواز عطا کر — روزہ ہو جو کعبہ میں تو افطار مدینہ
للّٰہ بُلا لو مجھے للّٰہ بُلا لو — سرکار مدینے مرے سرکار مدینہ
بڑھتا ہی رہے شوق زیارت کا ہمیشہ — ق — اچھا نہ ہو یارب کبھی بیمار مدینہ
میں عمر میں سو بار زیارت کروں پھر بھی — ق — کھٹکا ہی کرے دلمیں مرے خار مدینہ
تھک جاؤں اگر راہ میں اے قافلہ والو — ق — یہ کہنا کہ اے قافلہ سالار مدینہ
لیجائیں فرشتے مرے لاشہ کو اُٹھا کر — مرجاؤں اگر میں پسِ دیوار مدینہ
اے مرغِ قفس شوق سے پرواز کر اُس دم — جب سامنے ہو گنبدِ سرکار مدینہ
اُس موت پہ سو جان سے ہو جاؤں میں قرباں — مدفن کے لیے پاؤں اگر غار مدینہ

ایوبؔ نہ مایوس ہو تو کلبِ رضا ہے
تجھ پر ہے سدا رحمتِ سرکار مدینہ

بگڑی میری بنا دے خواجہ — ٹوٹی آس بندھا دے خواجہ
ابرِ کرم کا کوئی چھینٹا — آگ لگی ہے بجھا دے خواجہ
ہند کے والی تیری دوہائی — بخت سیہ چمکا دے خواجہ

کبتک ہجر کے صدمے جھیلیں
باغ امید کھلا دے خواجہ

کچھ نہیں بھاتا دل کو میرے
غم کے پہاڑ ہٹا دے خواجہ

خالی جھولی داتا بھر دے
دستِ کرم کو بڑھا دے خواجہ

کان لگے ہیں تیری ہُوں پر
دیر ہی کیا فرما دے خواجہ

روضۂ پاک سے باہر آکر
پیارے بول سُنا دے خواجہ

صبر کا پھل سُنتے ہیں میٹھا
کاش مجھے بھی دلا دے خواجہ

کون ہے جو اس در سے پھرا ہو
خالی ہاتھ بنا دے خواجہ

کلبِ رضا ایوب کی عرضی
سُن کر صاد بنا دے خواجہ

دو عالم پہ جاری حکومت تمہاری
زمانہ پہ روشن وجاہت تمہاری

سمجھ سے ورا شان و شوکت تمہاری
خدا جانتا ہے حقیقت تمہاری

یہ کس چاند کی چاندنی چار سُو ہے
خدا کی قسم ماہ طلعت تمہاری

زمیں آسماں کچھ بھی پیدا نہ ہوتا
نہ ہوتی جو منظور خلقت تمہاری

حبیبِ خدا تاجدارِ مدینہ
عجب پیاری پیاری ہے صورت تمہاری

شہا کوئی تم سا ہوا ہے نہ ہو گا
کہ واحد کو منظور وحدت تمہاری

صباحت ملی حق سے یوسف علیہ السلام کو بیشک
مگر ہے زیادہ ملاحت تمہاری

اُجالا زمانہ میں پھیلا رہی ہے
کرن آفتابِ رسالت تمہاری

پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمہارا
تو اشجار نے کی اطاعت تمہاری

نگاہِ کرم اس طرف بھی خدارا
کہ ہر نیک و بد پر ہے رحمت تمہاری

کٹی عمر ساری ہے لہو لعب میں
اب آ گئے ہیں آقا وساطت تمہاری

فقیروں کے ملجا۔ غریبوں کے ماوے
نہیں پھیرنے کی ہے عادت تمہاری

خدا جانے کیا کیا خطا ہیں ہماری | چھپا لیگی محشر میں شفقت تمہاری
یہ مانا سزاوار ہم ہیں سزا کے | مگر قلب میں ہے محبت تمہاری
ہی اسلام پر وقت۔ مولا دوہائی | عجب کشمکش میں ہی امت تمہاری
کیا ہر طرف سے ہے اعدا نے نرغہ | بھری ہی دلوں میں عداوت تمہاری
قیامت میں اے منکرو دیکھنا ہے | ق کہ ہوتی ہی کیسی مرمت تمہاری
ارے جن سے ٹھانی ہی تم نے عداوت | ق اُنھیں سب ہے روشن خیانت تمہاری
پڑے کیوں ہیں غفلت کے آنکھوں پہ پردے | ق جہنم میں جھوکے گی غفلت تمہاری
فراموش احسان کرتے ہو کس کے | ق جسے یاد ہی زیر تربت تمہاری
دو عالم کے سردار نے روتے روتے | ق گزاری ہیں راتیں بدولت تمہاری
تمہاری ہی خاطر تو دنیا میں آئے | وہاں پر بھی ہوگی حمایت تمہاری
دو عالم کی رحمت نبی ہیں ہمارے | بھلا چاہیں گے وہ ہلاکت تمہاری
نہ مایوس ہو عاصیو دیکھ لینا | ق کرینگے وہ بیشک شفاعت تمہاری
عجب کیا جو سرکار فرمائیں تم سے | ق بلاؤ کہاں ہی جماعت تمہاری
ہو کیوں مضمحل خوف کس بات کا ہے | ق نہیں دیکھی جاتی یہ حالت تمہاری
ذرا مونھ سے بولو نظر تو اُٹھاؤ | ق نہیں ہی گوارا ندامت تمہاری
کہو جو تمنا ہو دل میں تمہارے | ق رہے کوئی باقی نہ حسرت تمہاری
ارے تم تو امت رضائی ہو میرے | ق مرا چین و آرام راحت تمہاری
چلو حوض کوثر پہ شربت پلائیں | ق کہ ہو جائے سب دور کلفت تمہاری
اُتر جاؤ بے خوف پل سے غلامو | کہ ہی منتظر کب سے جنت تمہاری

بہت صبر ایوب رضوی کیا ہے
چمکتی ہے لو آج قسمت تمہاری

سئیاں تو بسے پردیس ہیں جا۔ یا عبدالقادر جیلانی
اب کا سے کہوں اپنی بپتا۔ یا عبدالقادر جیلانی

پیرن کے پیر مہاراجہ۔ چیری ہوں رجا کی آن داتا
موری کون بندھاوے دھیر پیا یا عبدالقادر جیلانی

سب اپنی اپنی گاوت ہیں ہم نین نیر بہاوت ہیں
کوؤ موکو بتادے واکو پتا یا عبدالقادر جیلانی

سونا جنگل سونی نگری پیتم ہمری سُدھ بُدھ بسری
گھبراوت ہے راجہ پرجا۔ یا عبدالقادر جیلانی

کل سے بیکل کل سے کل تھی جب کل نہ رہی پھر کل کیسی
کل کل کلپے کر کر کر یا یا عبدالقادر جیلانی

سگری سکھیاں للچاوت ہیں پیا کون نگر میں براجت ہیں
بگداد کے باشی ان داتا یا عبدالقادر جیلانی

کیا ہمرے رجا کی مورے پیا سنسار ہیں باجی بانسریا
رہ رہ کے موہے آئے لہرا یا عبدالقادر جیلانی

اُمگ کے بدرا کالے کالے ندیا گہری نیّا ہالے
کھیون ہارے موہے پار لگا یا عبدالقادر جیلانی

مینگھا برسے بدرا گرجے بجلی چمکے جیارا لرجے
رکھ لاج لدا سر پر ٹانڈا یا عبدالقادر جیلانی

پیتم تورے پئیاں لاگوں تن من دھن سب توپہ وار دوں
موہے بیڑے ابتو مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی

جگ مگ جگ مگ جگ کر دینو گم سگرے جگت کو سر لینو

ہم بھی ہیں چکوران میں چندا یا عبد القادر جیلانی

بطحا باشی جاگ اجیارے ایوب انصاری کے دوارے
تم آؤ بلم رجوی انگنا یا عبد القادر جیلانی

پیارے رضا کی گگریا آئی
اچھے میاں کی سبیل سے بھر کر
آلِ رسول جلوہ گری ہے
نوری میاں کے نور سے جاگ مگ

شاہِ ہدا کی گگریا آئی
اچھے رضا کی گگریا آئی
احمد رضا کی گگریا آئی
چندر ما کی گگریا آئی

رحمت باری کیوں نہ ہو رضوی
ابرِ سخا کی گگریا آئی

شاہِ احمد رضا کی گگر آئی
خوب سیراب ہو آج تشنہ لبو
قادر بوذر ابڑھ کے نعرہ لگے
پی کے دو بوند ایمان تازہ کرو
خیر مقدم کریں سارے خورد و کلاں
مشکلیں ساری کیوں پانی پانی نہ ہوں
کیوں نہ یاوسیاں سونہ چھپانے لگیں
حاسدوں پر گرانی بدی بجلی

نائبِ مصطفےٰ کی گگر آئی
میرے بحرِ سخا کی گگر آئی
شبیرِ غوث الوریٰ کی گگر آئی
فرحتِ جا لفزا کی گگر آئی
دین کے پیشوا کی گگر آئی
میرے مشکلکشا کی گگر آئی
میرے حاجت روا کی گگر آئی
جگمگاتی رضا کی گگر آئی

رضوی جام جم جم پلا بھر بھر
لے امام الہدیٰ کی گگر آئی

نائبِ غوث الوریٰ احمد رضا خاں قادری
بول بالا ہے ترا احمد رضا خاں قادری

دین حق کے رہنما احمد رضا خاں قادری
مرتبہ اعلےٰ ترا احمد رضا خاں قادری

سامنا تیرا کرے کوئی بھلا کس کی مجال
تجھ پہ ہی فضلِ خدا احمد رضا خاں قادری

دینِ حق کے سرکشوں کو سرنگوں تو نے کیا
تو ہے وہ شیرِ خدا احمد رضا خاں قادری

ہو گئی کافور تجھ سے ظلمت کفر و نفاق
نورِ حق کا چاند تھا احمد رضا خاں قادری

کر سکیں چون و چرا اعدائے دیں کس کی ہے جاں
بج گیا ڈنکا ترا احمد رضا خاں قادری

سر خمیدہ ہو گئے کفار ناہنجار کے
وہ اٹھا خامہ ترا احمد رضا خاں قادری

تیری ذاتِ پاک سے روشن زمانہ ہو گیا
نائبِ شمس الضحیٰ احمد رضا خاں قادری

جلوۂ پرنور سے تیرے ہوئے روشن قلوب
نائبِ بدر الدجیٰ احمد رضا خاں قادری

برزباں احمد ضیاء الدیں عجب ہیں تیرا نام
خود بخود جاری ہوا احمد رضا خاں قادری

تیری مرضی کیوں نہ ہو مرضی خدائے پاک کی
تو ہی احمد کی رضا احمد رضا خاں قادری

جانشیں بو حنیفہ اہلسنت پر رہے
سایہ افگن دائما احمد رضا خاں قادری

آگیا سورج سروں پر غافلو ہشیار ہو
دے رہا ہے یہ ندا احمد رضا خاں قادری

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے
اے مرے مشکلکشا احمد رضا خاں قادری

آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں غیر کا حسن و جمال
میری نظروں میں بسا احمد رضا خاں قادری

جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے یوم النشور
سر پہ سایہ ہو ترا احمد رضا خاں قادری

عبدِ عبد المصطفیٰ پر رکھ عنایت کی نظر
ہے یہ عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں قادری

پھر بہار آئی چمن میں پھر اٹھا جوشِ جنوں
رحم کن برحالِ ما احمد رضا خاں قادری

کیا ہی میٹھی نیند آئے تیرے قدموں پر اگر
یوم الاشہر پڑا احمد رضا خاں قادری

ٹوٹتا ہو دم سنہری جالیوں کے سامنے
قادری مرضوی ترا احمد رضا خاں قادری

ای آفتابِ عالماں یا سیدی یا مرشدی
وی ماہتابِ عارفاں یا سیدی یا مرشدی

ای چارۂ بیچارگاں یا سیدی یا مرشدی
وی غمگسارِ عاجزاں یا سیدی یا مرشدی

ہاں مقتدا و پیشوا یہ تو بتا تیرے سوا
کس سے کہوں جاؤں کہاں یا سیدی یا مرشدی

ناشاد کا دل شاد ہو اُجڑا چمن آباد ہو
آئے بہار نے خزاں یا سیدی یا مرشدی

نادار ہوں لاچار ہوں حاضر سرِ دربار ہوں
تسکین قلوبِ خانداں یا سیدی یا مرشدی

کس سے کریں فریاد ہم کسکو سنائیں حالِ غم
ہم رہ گئے تنہا یہاں یا سیدی یا مرشدی

کیسے مبارک تھے وہ دن سنتے تھے سبکی بن کہے
اب ہم یہاں اور تم وہاں یا سیدی یا مرشدی ق

گو اب بھی سب سنتے ہو تم لیکن ہے فقط نظروں سے گم
فریاد رس خلد آشیاں یا سیدی یا مرشدی

واللہ وہ پایا تجھے جس کا نہ ہمپایہ ملے
ڈھونڈھوں اگر سارا جہاں یا سیدی یا مرشدی

علمائے ارضِ محترم یوں تھے جلو میں محتشم
ہمراہِ ناقہ سارباں یا سیدی یا مرشدی

احمد ضیاء الدین لقب تجھکو عطا فرمائے رب
واللہ کیا ہے عز و شاں یا سیدی یا مرشدی

شہرہ عراق و شام ہے احمد ضیا کیا نام ہے
سارا عرب رطب اللساں یا سیدی یا مرشدی

ہر غنچہ و گل شاد ہے رضوی چمن آباد ہے
تیری بدولت باغباں یا سیدی یا مرشدی

نزدیک و دور افتادگاں فرقت سے ہیں ایجا بجاں
بسمل بہ بسمل نیمجاں یا سیدی یا مرشدی

مہمان عرس قادری حاضر ہیں بہر حاضری
کر لے قبول اے میزباں یا سیدی یا مرشدی

خورد و کلاں مشتاق ہیں بھاری جگر عشاق ہیں
بیتاب ہیں پسماندگاں یا سیدی یا مرشدی

بحرِ علومِ معرفت اہلِ سنن کی عافیت
اعدا پہ ہو آتش فشاں یا سیدی یا مرشدی

ڈاکو لٹیرے تا کمیں ہیں پشت در وحشتناک ہیں
غربت زدہ ہے کارواں یا سیدی یا مرشدی

احناف کے امن و اماں ہیں مضطرب لدادگاں
ڈھونڈے کہاں ہندوستاں یا سیدی یا مرشدی

اللہ میں قدرت ہے سب قسمت مگر کھٹی ہے اب
ہوگا نہ تمسا پاسباں یا سیدی یا مرشدی

جھکے سدا یہ بوستاں پھولیں پھلیں شہزادگاں
اور جملہ صاحبزادگاں یا سیدی یا مرشدی

کیسے متوسل کے بھیر ہیں اپنے نظر میں غیر ہیں
اور غیر زمرہ دوستاں یا سیدی یا مرشدی

یا رب کا رکھ لے بھرم مالک مرے حسب کرم

بس ہوچکا اب امتحاں یا سیدی یا مرشدی

کیا حلاوت ہے مرے مولا ترے افسانے میں ہے
جسکو دیکھو راگِ الفت ہر گھڑی گانے میں ہے

یا علیم الجود میں بھی جبکہ ناداروں میں ہوں
پھر تامل کیوں مری بگڑی سنبھل جانے میں ہے

ہائے وہ دیوانہ ہی کہنے کو کہہ لو ہوشیار
ہوشیاری ہی بھی جو تیرے دیوانے میں ہے

عمر بھر تو ناز برداری میں گزری ہے دلا
ہائے اب کیا مدعا تیرا مچلجانے میں ہے

بادۂ الفت کے متوالوں کو جب ہی اذنِ عام
پھر تو ساقی میرا حصہ تیرے میخانے میں ہے

آن واحد میں کرے زیر و زبر یہ بحر و بر
جوش بڑھ جائے اگر جو تیرے مستانے میں ہے

زائرو پلٹے کہاں سے منزلِ مقصود سے
زندگی کا لطف سچ پوچھو تو مٹجانے میں ہے

داڑھیوں کا ہی صفایا زیب تن پتلون کوٹ
حیف کیسا امتیاز اپنے نہ بیگانے میں ہے

پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم قبر میں منکر نکیر
رستگاری کا اشارہ شمعِ پروانے میں ہے

مالکِ کوثر شفیعِ روزِ محشر آگیا
دیر کیا اب قفلِ عصیاں کے دھلجانے میں ہے

کیوں نہیں چلتے فقیرو اُس سخی سرکار میں
کیا مزہ یاں دربدر کی ٹھوکریں کھانے میں ہے

رُخ سوئے میخانہ کرتے ہی تو ہوتا ہے سرور
جانے پھر تاثیر کیا ساقی کے پیمانے میں ہے

حالِ دل اپنا کہیں تیرا سنیں صحرا نورد
کس طرف آہ و بکا ہی کون ویرانے میں ہے

اُٹھ رے دل ہشیار ہو چل شاہِ بطحا کے حضور
کیا نتیجہ بیٹھے بیٹھے اشک برسانے میں ہے

تو تو ہی ایوب رضوی شیخ تیرا ہے رضا
ناامیدی کیوں تجھے امداد کے آنے میں ہے

عرب میں کیا گلِ وحدت کھلا ہے
معطر سارا عالم ہو رہا ہے

یہ جو کچھ ساز و ساماں رونما ہے
تری خاطر حبیبِ کبریا ہے

مہ و خورشید کو کس کا دیا ہے
ترا بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ہے

فنا تجھ میں جو کوئی ہو گیا ہے
فنا کیا ہو گیا پائی بقا ہے

بہارستاں ہے شہرِ مدینہ
نگارستان کیسا دلکشا ہے

تصدق گنبدِ گردوں۔ وہ گنبد
زیارت گاہ عالم ہو رہا ہے

چلو طیبہ گنہگارانِ امت
کہ واں جانِ جہاں جلوہ نما ہے

وہی فریاد رس ہے بیکسوں کا
وہی محتاج کا حاجت روا ہے

کوئی پوچھے نہ پوچھے بات میری
کہ جب تو پوچھنے والا مرا ہے

کڑی منزل عدم آباد کی ہے
مرے مولا ترا ہی آسرا ہے

مزہ اس موت کا چکھنا ہے سب کو
فنا آخر فنا آخر فنا ہے

ستارہ کیوں نہ میرا اوج پر ہو
اُدھر آقا اِدھر احمد رضا ہے

مجھے کیا خوف ہو وزنِ عمل کا
حمایت پر مرا حامی ثلاثا ہے

صبا طیبہ اڑا لے چل خدا را
کہ یہ آلِ عبا کی خاکِ پا ہے

چمک اٹھ اٹھ کے رہ جاتی ہے دلمیں
شہا اس درد کی تو ہی دوا ہے

مریضانِ محبت حق تو یہ ہے
دیارِ پاک کیا دار الشفا ہے

ملے گا پر ملے گا نے نواؤ
عمیم الجود امام الانبیا ہے

بڑھو زیرِ لوا جانے کدھر ہو
صدائے شافعِ یوم الجزا ہے

برات ابرار کی لو آن پہنچی
ہر اک تھر جناں کا باب وا ہے

قلم بر داشتہ ایوب لکھدے
خدا کے بعد محبوبِ خدا ہے ﷺ

چھپا لے اے پناہ بے پناہاں پاک دامن سے
کہ عاصی حشر برپا کر رہے ہیں شور و شیون سے

لگائے آسرا آئے ہیں زائر تیرے روضہ پر
سنا زل طے شبانہ روز کر کے اپنے مسکن سے

خدا را تاج والے لاج رکھنا ہم غریبوں کی
اٹھائے جا رہے ہیں جسد م روزِ محشر اپنے مدفن سے

دلِ ناشاد کر مو قوف نالے رات باقی ہے
نکل آئیں نہ مرغانِ سحر باہر نشیمن سے

مجاہد جوق جوق آنے لگے کٹواتے مقتل میں
مقابل لشکر اسلام تھا جب فوج دشمن سے

علی شبیر خدا کا شیر تنہا رہ گیا پھر بھی
سراسیمہ تھے خستہ حال سارے انصاران سے

دل وحشی کو بہلانے قدم باہر نکالا ہے
نہ چھیڑو عندلیبان چمن جاتے ہیں گلشن سے

رکے جب سانس کا ڈورا کفن میں کوئی رکھ دینا
کہیں الجھائے گر تار قبا اس پاک اترن سے

کسی کے حسرت و ارماں کف افسوس مل مل کر
بلکتے ہیں مچلتے ہیں لپٹ جاتے ہیں فن سے

اعزا اقربا احباب کا دعویٰ ہی دعویٰ تھا
نہ لایا کوئی تربت پر چڑھانے پھول گلشن سے

اندھیری رات جنگل گور تیرہ آہ تنہائی
اجالا ماہ طیبہ اب ہو کر دے روئے روشن سے

امیدیں آرزوئیں حسرتیں صد ہا تمنائیں
یہ کس کو تکتی ہیں گردن نکالے دل کے مدفن سے

گھٹا اٹھی بڑھا سودا ہوا کوندا گری بجلی
الٰہی خیر بہہ جائیں نہ چشمے شور و شیون سے

غزالان حرم سرگوشیاں کرنے لگے باہم
براق برق دم لیکر اڑا جب انکو مسکن سے

بلا لے اپنے قدموں میں شہا ایوب رضوی کو
بجھے گی تشنہ لب کی تشنگی تلووں کے دھوون سے

زائروں کے قافلے ہر سال جاتے دیکھکر
نامرادوں کو کھڑے آنسو بہاتے دیکھکر
عاشقوں کو ذوق میں نعرے لگاتے دیکھکر
یا نبی اپنا دل بیتاب مچلا جائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے

بندہ درگاہ کی غم سے رہائی کیجیے
دور سرکار کرم دور جدائی کیجیے
رہنمائی کیجیے مشکل کشائی کیجیے
راستہ دیکھا نہیں قاصد بھٹکتا جائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے

صبر کا ثمرہ سنا کرتے ہیں میٹھا ہے حضور
صابروں کو رات دن تقسیم ہوتے ہیں قصور
وائے ناکامی کہ مجھ میں سیکڑوں لاکھوں قصور
یاس حرماں سے دل ناشاد بیٹھا جائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے

وادیِ طیبہ کے جلوو۔ پاک ارضِ محترم
اے حریم خاص اور اے منبر والا حشم
تم کرو ہر دم نظارہ اور یہ با چشم نم
دور اُفتادہ سُنہری جالیو للچائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

یا الٰہ العالمیں بندہ ترا ناشاد ہے
بارگاہ احدیت میں بار ہا فریاد ہے
کیسی بستی ہو مدینہ کی کہاں آباد ہے
شعلۂ عشقِ نبی سینہ میں بھڑکا جائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

کعبہ و بطحا کے نقشے دلنشیں ہونے لگے
دور اُفتادہ کلیجہ تھام کر رونے لگے
دل ہی دل میں اہلِ دل اشکوں سے موُنھ دھونے لگے
ابر آیا جھوم کے میزاب زر یاد آئے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

مرنے والے موت پر کیسا منائیں یوم عید
پردہ پردہ میں اُٹھیں ہوُلی حجاباتِ بعید
زندگی سے موت ہی اچھی کہ ہو تو یہ امید
قبر سے کھڑکی مزارِ پاک تک کھُلجائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

رہروانِ کوئے جاناں ٹھہرنا اے بھائیو
بندہ لاچار ہوں احسان یہ فرمائیو
وقتِ رخصت صرف اتنا عرض کرتے آئیو
سبز گنبد کے کلس تو کیوں مجھے ترسائے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

ضبط سے لے کام ای ایوب رضوی ضبط سے
ہوش میں آ۔ ہیں ترے الفاظ کچھ بے ربط سے
لوگ دیوانہ کہیں کہنے لگیں نہ خبط سے
تیرے نالوں سے تو اب موُنھ کو کلیجہ آئے ہے
دیکھیے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

سواری دو گھائی آن پہنچی گناہگاروں کی بن پڑی ہے
مچل رہے ہیں تڑپ رہے ہیں برات ساری اڑی کھڑی ہے

صراط پر کوئی نام لیوا بلک بلک کر یہ کہہ رہا ہے
حضور آئیں مجھے بچائیں کہ جان مشکل میں آپڑی ہے

کسی سے اعمال کی ہی پرسش کسی کے اعمال تل رہے ہیں
کسی کو میزاں پہ لا رہے ہیں ندا کسی کی گھڑی گھڑی ہے

کشاں کشاں لیچلے کسی کو فرشتے سوئے جہیم آقا
کوئی خجالت سے موںھ چھپائے اور آنسوؤں کی بندھی جھڑی ہے

اُمنڈ کے کوثر پہ ایسے آئے کہ ایک پر ایک گر رہا ہے
کسی کی حالت ردی ہوئی اور کسی کی باہر زباں پڑی ہے

تمھاری امت کی انبیا نے ہے کی تمنا شفیعِ محشر
کہ دن قیامت کے پیش داور تمھاری امت بڑھی چڑھی ہے

قصور جنت سبھے سجائے قصور والوں کو بٹ رہے ہیں
پرے جمائے صفوں کو باندھے ہر ایک حور جناں کھڑی ہے

مدینہ والے کے لاڈلے کا ہی خاص بندہ رضا ہمارا
تو پھر ہی کیا غم بچا ہی لیگا اگرچہ منزل بڑی کڑی ہے

طفیل حسنین یا حبیبی ہمارے مخدوم شاہزادے
رہیں صدا ایک جاں دو قالب دعائے ایوب ہر گھڑی ہے

بلما شفاعت نگریا والے
سئیاں تورے بل بل جاؤں
بنیاں پرت ہوں منتی کرت ہوں
جوگ لیو ہی تمرے کارن
چیری کہاؤں میں تورے رجا کی

رحم کرم کی نجریا والے
پیاری پیاری صورتیا والے
چندا جگت کی اُجریا والے
میٹھی رسیلی بجریا والے
رجو احمد نگریا والے

رین اندھیری دور نگریا
بیچ بھنور میں آن پھنسی ہے
گوٹ نگر کے راج کنورو ا
سپنے میں خواجہ درس دکھا جا

نور کی مکھ پہ چُندریا و الے
بنّا موری کھو یّا والے
سب سے اونچی اٹریا والے
جگمگ پیاری سجریا والے

رضوی رضا کی باٹ تکت ہے
کہیو پی کی ڈگریا والے

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے
ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے

ہزاروں کا ملجا ہزاروں کا ماوٰے
ہزاروں کا مولا ہمارا رضا ہے

ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کے حق میں
ہدایت کا پُتلا ہمارا رضا ہے

جو مانگوگے پاؤگے اے بینواؤ
سخاوت کا دریا ہمارا رضا ہے

کوئی ایسا پابند سنت بھی دیکھا
بتاؤ تو جیسا ہمارا رضا ہے

پڑیں کیوں نہ تربت پہ للچائی نظریں
یہاں جلوہ فرما ہمارا رضا ہے

کیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی
حقیقت کا آلہ ہمارا رضا ہے

ادھر قلب میں وسوسہ کوئی آئے
اُدھر دور کرتا ہمارا رضا ہے

جنھیں آج حاصل ہے فخرِ غلامی
لگاتے ہیں نعرہ ہمارا رضا ہے

چلو پھول چن لائیں سہرا سجائیں
بنا آج دولھا ہمارا رضا ہے

خبردار اعدا کے دم میں نہ آنا
یہ کرتا وصایا ہمارا رضا ہے

تمیز حق و باطل کی تفہیم کر کے
نہیں پھر جتاتا ہمارا رضا ہے

نہ بھولیں گے تا حشر اللہ والے
رہیگا وظیفہ ہمارا رضا ہے

وہ مہر شریعت یہ نجم شریعت
بنی چاند تارا ہمارا رضا ہے

عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں
ہوا جس کا شہرہ ہمارا رضا ہے

کیا عمر سے دس گنا کام جس نے ق وہ بس اک اکیلا ہمارا رضا ہے
اگر دیں مددگار بھی کاش ہوتے ق اور ایسے کہ جیسا ہمارا رضا ہے
تو آجاتا سینہ سے باہر عزیزو کہ ارشاد کرتا ہمارا رضا ہے
نہ کیوں دیکھتے ہی خدا یاد آئے کہ مظہر اسی کا ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا خدا سے ملاتا ہمارا رضا ہے ہمارا رضا ہے
تکبّر۔ تصنّع سے دائم منزّہ طمع سے مبرّا ہمارا رضا ہے

سگِ آستانہ ہی ایوب رضوی
کِھلاتا پِلاتا ہمارا رضا ہے

داتا موری گگریا بھر دے رجوا موری گگریا بھر دے
ٹھاری ہوں تورِی آس لگائے بلما موری گگریا بھر دے
جیسی بھری سگری سکھین کی سئیّاں موری گگریا بھر دے
زمزم ہو یا کوثر پیارے دولھا موری گگریا بھر دے
گوث نگر کے پنگھٹوا سے مولا موری گگریا بھر دے
آلِ رسولی نہر سے بالم رجوا موری گگریا بھر دے

دجوی کوک رجا کے دوارے
رجوا موری گگریا بھر دے

اعلیٰ حضرت اچھے رضا کی چادر آئی دھوم سے
مہدیِ برحق راہِ ہدا کی چادر آئی دھوم سے

کیوں نہ ہو چاندی آج غلامو سُنتے ہو آتی کیا ہے ندا
حامیِ سنت کانِ سخا کی چادر آئی دھوم سے

قادریو ہاں بڑھ کے لگاؤ زور سے نعرہ جھوم کے

قبلہ وکعبہ قبلہ نما کی چادر آئی دھوم سے

کس کی مجال مقابل آئے کون ملائے آنکھ سے آنکھ
شیرِ خدا کے شیرِ خدا کی چادر آئی دھوم سے

کلیاں چٹکیں گلشن مہکے کیوں نہ عنادل ہوں سرشار
آلِ رسول کے محوِ لقا کی چادر آئی دھوم سے

شور نفیریاں سنکے فدائی جوش میں کہتے پے در پے
مشعلِ نور حبیبِ خدا کی چادر آئی دھوم سے

تحفہ رضوی پیش ہوتے ہی خورد و کلاں میں شور ہوا
نائبِ شافعِ روزِ جزا کی چادر آئی دھوم سے

پیارے رجا موہے درس دکھاوے
کبھو نہ چھوٹے کو و چھوڑاوے
نیّا ادھر میں ڈوب نہ جائے
ڈھونڈھ پھری چو دیس میں بلما
سونی پڑی ہیں تم بن گلیاں
اب سے پہلے کبھو نہ پی ہو

ٹوٹی بھئی موری آس بندھاوے
ایسو گہرو رنگ چڑھاوے
ندیا چڑھی موہے پار لگاوے
اپنے ملن کی ریت بتاوے
رنگ رچاوے دھوم مچاوے
آج نور جو ایسی پلاوے

ٹیر پڑی ہے راج کنور کے
جا د جو ی جھولی پھیلاوے

ماہری دولھا والے سرکار بریلی والے

تو جگت امام کہاوے۔ تو دین کی بات بتاوے۔ تو سیدھی راہ چلاوے سرکار بریلی والے
بلما میں واری جاؤں۔ پھولن کی سیج بچھاؤں۔ درشن جو ترے پاؤں سرکار بریلی والے
وہ پیاری پیاری دعائیں۔ رہ رہ کر ہمیں یاد آئیں۔ وہ کہاں بھلا اب پائیں سرکار بریلی والے

تم جائے بسے پردسوا۔ گھراوت ہاہی جیرَوا۔ پٹھوں ہیں کاسے سند سوا سرکار بریلی والے
لے گھونگٹ گروا ٹھادی جوگن کی سیدھ بندھادے۔ احمد نگری پہنچادے سرکار بریلی والے
ہونیاں ادھر بھی پھیر اسکھین نے ڈار وڈیرا۔ ساگر پہ لگو ہے میلہ سرکار بریلی والے
میں ڈھونڈھ پھری ہر پاکھرپی کہاں پراج جاکر۔ کوبھرے رجایہ گاگر سرکار بریلی والے
سکھین نے دھیر بندھیا۔ بلہاری جاؤں کھویّا۔ منجدھار میں ڈولے نیّا سرکار بریلی والے
رجوی جب چھوڑے چولا۔ اور لائیں سکھیاں ڈولا۔ چرنوں میں جگہ دے ہولا سرکار بریلی والے

دولھا میں واری گگریا بھر دے
اپنی اپنی نگری پہنچ گئیں
برکھا برسے بجلی چمکے
چرنن آئی راج کنور وا
گھیرے ٹھاریں سگری سکھیاں
پنگھٹ لاگو چوکی پہرہ

کب سے ہوں ٹھاری گگریا بھر دے
سکھیاں ساری گگریا بھر دے
رین اندھیاری گگریا بھر دے
توری پنہاری گگریا بھر دے
توری اٹاری گگریا بھر دے
بھر دے ہماری گگریا بھر دے

جگمگ جگمگ دھوم سے لائی
رجوی تہاری گگریا بھر دے

مختصر اب تو خدارا شب ہجراں ہوجائے
صبحِ امید عیاں نیّرِ تاباں ہوجائے
اور ہاں نام رقم فردِ مریضاں ہوجائے
دردِ دل کا مرے مولا کوئی درماں ہوجائے
یا کسی طرح شکیبائی کا ساماں ہوجائے

میرے سرتاج مری سر میں ہی سودا تیرا
میرے مالک مرے لب پہ ہی وظیفہ تیرا
میرے آقا مجھے محبوب ہے چہرا تیرا
میری نظروں سے نہ اوجھل ہو سراپا تیرا
نقش پاک آئینہ دل میں نمایاں ہوجائے

بزمِ عشاق کا مجمع بھی ہی کافی وافی
طالبِ دید ہی ہر ایک ترا شیدائی

دیر گزری ہی پر امید کرم ہے باقی — رخِ روشن سے نقاب اپنو اُٹھا دے ساقی

تاکہ سیرابیِ جامِ مئے عرفاں ہو جائے

کس سے فریاد کرے کنجِ لحد میں دل ریش — حیف خواہر نہ برادر نہ پدر اور نہ خویش
اب نہ وہ چین کی راتیں ہیں نہ ایامِ عیش — تیرہ و تار ہی تنہائی ہے منزل درپیش

رہبرِ دین میں شمعِ فروزاں ہو جائے

حسرت و یاس کا تربت پہ ہے شورِ ماتم — آمد آمد ہے نکیرین کی غوثِ اعظم
کشمکش میں ہی گرفتار یہ جانِ پرغم — شبِ تاریک ہی تنہائی ہے ہُو کا عالم

چاند تا کنجِ لحد میں مہِ جیلاں ہو جائے

پھر تلاطم کے نظر آتے ہیں کچھ کچھ آثار — اے رضا تو ہی لگائے گا مرا بیڑا پار
ناؤ چکرانے لگی بحرِ الم ہے ذخّار — کوئی حامی ہی نہ یاور ہی مرا اے سرکار

تو جو چاہے تو ابھی دور یہ طوفاں ہو جائے

کشمکش میں ہوں گرفتار ذرا دیکھو تو — کیا لگا دل کو ہے آزار ذرا دیکھو تو
سانس لینے کا نہیں وار ذرا دیکھو تو — مُردنی چھائی ہے سرکار ذرا دیکھو تو

وقت امداد ہی مشکل مری آساں ہو جائے

تیرے دربار کی کیا شان ہی اللہ اللہ — شور کاشانۂ اقدس پہ ہے شیئاً للہ
ہاتھ خالی کوئی سائل نہیں پھرتا واللہ — میں بھی ادنیٰ سگِ ناکارہ ہوں فانی فی اللہ

کچھ نواس خوانِ کرم سے مجھے فرماں ہو جائے

کیسے دربار دُر بار میں رو کے درباں — اہلسنت پہ سدا تو نے کیے ہیں احساں
میں بھی پروردہ ہوں سرکار کرم ہو پرساں — کوئی حسرت نہ رہے اور نہ کوئی ارماں

میری عرضی کو اگر سنکے فقط ہاں ہو جائے

درِ والا پہ لگا رہتا ہے ہر دم تانتا — اس پہ موقوف نہیں ہو کوئی رشتہ ناتا

عام بار اہی کسی کو نہیں روکا جاتا		بھیک بھر بھر کے لیے جاتے ہیں منگتا داتا
	ہمنواؤں میں بھکاری نہ پشیماں ہوجائے	
سر بازار نہ ہو جائے کہیں مطعونی آزمانا ہے تو لے آگ لگا دے دولی		آہ کے ساتھ میں بو کیسی ہی بھونی بھونی دل مہجور یہ کیا تو نے رمائی دھونی
	ایسی سُلگن سے تو ہر داغ چراغاں ہوجائے	
دلمیں جو ٹھان لیا ہی نہیں ٹلنے دیتے پٹیاں اور بدلنا جو بدلنے دیتے		ہائے کچھ فکر مداوا نہیں کرنے دیتے دو قدم آبلے اب تو نہیں چلنے دیتے
	خوب سیراب ہر اک خارِ مغیلاں ہوجائے	
آگ لگجائے نہ خرمن میں خدا خیر کرے دل بہلتا نہیں گلشن میں خدا خیر کرے		چار تنکے ہیں نشیمن میں خدا خیر کرے اُبلا جوشِ جنوں بن میں خدا خیر کرے
	تار تار آج نہ پھر جیب و گریباں ہوجائے	
طول اتنا دیا ایوب نے افسانے کو اے نسیم سحری چھیڑ نہ دیوانے کو		شام سے صبح ہوئی شمع پہ پروانے کو توڑ کر پھینک نہ دے صبر کے پیمانے کو
	بیخودی میں نہ کہیں دست و گریباں ہوجائے	

ضروری التماس

میری ایک مدت مدید سے یہ تمنا ہی کہ فاضل ہندوستان حضور پُر نور اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز کی سوانح عمری شریف کسی طرح مکمل ہوجاتی مگر کجا میں اور کجا اُس مجدد دین وملت کی بلند و بالا شان۔ جس نے علم اور وہ دنیائے علم و معرفت۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اُن کے فیوض و برکات محدود نہیں۔ عرب و عجم کے مسلمانوں کو اُس ذات قدسی صفات سے گہرا تعلق اور نہ ٹوٹنے والا واسطہ تو اُنکی پاک زندگی کے متعلق کوئی ایک مقامی آدمی کیا اظہار خیال کرسکتا ہی اس کام کی تکمیل تو جب ہی ممکن ہی کہ مقامی اور غیر مقامی حضرات سب کے سب اس طرف توجہ فرمائیں اور جس قدر علمی کمالات یا کشف و کرامات اور دیگر واقعات اُن کے علم میں ہوں قلمبند فرما کر ارسال فرمادیں نیز جن حضرات نے میری پہلی گزارش پر کچھ حالات جمع کرلیے ہوں جلد از جلد نظر ثانی فرما کر پتۂ ذیل پر فقیر کے نام ارسال فرمادیں۔

سگِ بارگاہ رضویہ
فقیر ایوب علی رضوی غفرلہ
رضوی منزل
بریلی

باغ فردوس

۱۳۵۳ھ

معروف بہ

گلزار رضوی